﴿......اِنَّ الفضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۱۵؍ستمبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۳۷

۱۶؍جمادی الثانی ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۵؍تبوک ۱۳۷۹ ہجری شمسی

اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: ”اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ، تو اسے سامنے پائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان، اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا“۔

(ترمذی ابواب صفة القیامة)

کینیا، ایتھوپیا، تنزانیہ، فرانس، جرمنی، برطانیہ، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور نئی جماعتوں، مساجد اور تبلیغی مراکز میں اضافہ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

گزشتہ ایک سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۵۲۹ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔

ان میں سے ۶۱۷۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے

عالمی بیعت کے آغاز سے اب تک فرنچ سپیکنگ ممالک میں دو کروڑ ۸ لاکھ ۶۳ ہزار ۳۵۲ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ گزشتہ ایک سال میں صرف ہندوستان کی دو کروڑ ۹ لاکھ سعید فطرت روحیں جماعت اسلامیہ احمدیہ میں داخل ہو چکی ہیں

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خطاب)

(قسط نمبر ۳)

کینیا(Kenya)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کینیا ان ممالک میں سے ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کینیا میں دورانِ سال ۱۲۰ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۵۰ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ اس سال ۲۴ مساجد کا اضافہ ہوا ہے اور ۴ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

وسیم احمد صاحب چیمہ جو اس جلسہ میں شمولیت کی سعادت پا رہے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ :وریا ڈسٹرکٹ یا کوریا لینڈ کینیا کے ساؤتھ نیانزا میں واقعہ ہے۔ اس سارے ڈسٹرکٹ میں دو سال قبل ایک بھی احمدی نہیں تھا اور اگر کوئی تھا بھی تو جماعت اس سے بے خبر تھی۔ اب اس علاقہ میں خدا کے فضل سے کوریا قوم نے بہت اچھی طرح احمدیت کا استقبال کیا۔ اس وقت تک ۹۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور ۲۶ سے زائد جماعتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ مالی نظام بھی مستحکم ہو چکا ہے۔ ۶ داعینِ الی اللہ اور معلمین کام کر رہے ہیں۔ ہر گاؤں میں مساجد کے لئے جگہ پیش کی جارہی ہے اور اس کوشش میں ہیں کہ پہلے ان کے ہاں مسجد بنائی جائے۔ جماعت نے فوری طور پر برلبِ سڑک ایک خوبصورت مسجد اور تبلیغی مرکز بنا کر دئے ہیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو

خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کر کے تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کرے

(خلاصہ خطبہ جمعہ یکم ستمبر ۲۰۰۰ء)

ہمبرگ ، جرمنی (یکم ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ بیت الرشید ہمبرگ میں ارشاد فرمایا جہاں سے یہ خطبہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النحل کی آیت ”اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ......الخ“ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا جو مضمون چل رہا ہے اسی سلسلہ میں گزشتہ خطبہ جمعہ میں جاری اقتباس سے مضمون کو مزید آگے بڑھایا اور پھر حضور علیہ السلام کی متفرق دعاؤں کا ذکر فرمایا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے معلوم کرنے کے لئے دعائے استخارہ مختلف وقتوں میں مختلف جگہ بیان فرمائی ہے اور بعض دفعہ اس میں علماء مخاطب ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام کی ایک دعائے استخارہ بھی حضور ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنائی۔ اسی طرح آپ کی ایک دعائے مباہلہ کا بھی ذکر فرمایا جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ اے خدائے قادر اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ دعویٰ اپنی طرف سے بنا لیا ہے تو آج کی تاریخ سے ایک برس گزرنے سے پہلے مجھے وفات دے دے۔ اسی طرح عبدالحق غزنوی اور محمد حسین بٹالوی وغیرہ مخالفین پر بددعا اور ایک مخالفانہ اشتہار کی اشاعت پر اپنی ذات اور محمد حسین بٹالوی کے درمیان فیصلہ کے لئے حضور علیہ السلام کی دعا کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح بعض اور مخالفین کے متعلق بھی حضور علیہ السلام نے اپنے مکتوبات میں جن دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے وہ بھی حضور ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی جماعت کی اصلاح کے لئے ایک دردمندانہ دعا بھی سنائی جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کر کے تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کرے اور آپ نے اسی طرح جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے سب بھائیوں کے لئے دعا کرتے رہا کریں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی بیعت پر حضور علیہ السلام کی دعا اور ان کی پہلی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کی دعا اور حضرت چوہدری رستم علی صاحب کے نام دعائیہ خطوط میں سے بعض حصے پڑھ کر سنائے اور آخر پر ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپؑ فرماتے ہیں کہ میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے کہ میں اس دنیا سے گزر جاؤں میں اپنے اس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا۔

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

امیر صاحب کینیا بیان کرتے ہیں کہ:نیروبی سے کسوموں تک ۴۰۰ میل کا فاصلہ ہے۔اس سارے درمیانی علاقہ میں ہمارا ایک بھی احمدی نہیں تھا۔اس سال 4ماہ قبل خاکسار نے ایک داعی الی اللہ کو خدا کا نام لے کر نیروبی اور کسوموں کے سنٹر میں NAKURU میں ایک کمرہ کرایہ پر لے کر دیا اور اس کو کہا کہ آہستہ آہستہ تبلیغ شروع کردو۔خداتعالیٰ کے فضل سے چند ماہ میں ۵۰۰ کے قریب بیعتیں ہو چکی ہیں اور آس پاس کے علاقوں میں بھی احمدیت کا نفوذ ہونے لگا۔

نیروبی سے دوسری طرف ممباسہ ۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے نیروبی سے سفر شروع کر دیں تو ممباسہ تک کوئی احمدی نہیں تھا اور یہ بات بڑی تکلیف دہ تھی۔اب خدا کے فضل سے اس علاقہ میں بھی جماعتیں بن رہی ہیں۔اور بیعتوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔۴۶ علاقوں میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور ایک لاکھ ۸۱ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔

☆......محترم عبداللہ حسین صاحب جو مرکزی مبلغ مریاکانی ہیں، لکھتے ہیں کہ ان کی جماعت کو اکاڈوگو (KWAKADOGO) کے صدر جماعت ۲۰/اپریل کو ملیریا سے سخت بیمار ہو گئے دوسرے دن مورخہ ۲۱/اپریل کو نیروبی میں ہمارا جلسہ سالانہ تھا۔شروع سال سے صدر صاحب کی نیت تھی کہ وہ جلسہ میں شامل ہوں گے لیکن عین وقت پر بیمار ہو گئے جس کا انہیں بہت افسوس ہوا۔انہوں نے بہت دعا کی۔رات کو انہوں نے خواب میں اس عاجز کو دیکھا۔میں نے کہا کہ آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گے اور اپنا ہاتھ ان کے سر پر رکھا۔ دوسرے دن جب وہ صبح بیدار ہوئے تو خدا کے فضل سے بخار بالکل ختم ہو چکا تھا۔

☆......محترم عبداللہ حسین صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ان کے علاقہ میں ایک سنّی مسلمان جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتا تھا اور ہر وقت یہی پراپیگنڈہ کرتا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ رمضان کا مہینہ تھا ہماری مسجد کے پاس سے گزرتا تھا تو اعلان کرتا تھا کہ احمدیوں کو روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ویسے ہی بھوکے رہتے ہیں بہتر ہے کہ کھانا کھالیا کرو۔روزہ تو صرف مسلمانوں کے لئے ہے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند دن بعد وہ ناریل کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔اوپر سے گرا اور ایک ٹانگ بری طرح ٹوٹ گئی۔اس دن کے بعد سے اس نے مخالفت بند کر دی اور کہتا ہے کہ احمدیوں نے جادو کر دیا ہے۔

امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں:نیروبی سے ۵۰ کلومیٹر دور مچاکوس ٹاؤن ہے۔یہ سنٹرل کینیا کہلاتا ہے۔ گذشتہ پچاس سال سے یہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔عرصہ دو سال میں خدا کے فضل سے اس علاقے میں ایک لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ ۲۵ سے زائد ہماری جماعتیں قائم ہیں قادیانی ٹاؤن اور کی کومبا ٹاؤن میں جماعت کی دو خوبصورت مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ معلمین اور داعیان الی اللہ کام کر رہے ہیں اب خدا کے فضل سے احمدیت دن بدن ترقی کر رہی ہے اور اکثر جماعتوں میں باقاعدہ چندوں کا مالی نظام شروع کیا جا چکا ہے۔ (خداتعالیٰ نے یہاں دو گاؤں کے ناموں میں ہی احمدیت کی بناڈال دی تھی۔ایک گاؤں کا نام "قادیان" ہے اور دوسرے کا نام "مسیح" ہے۔اللہ کے فضل سے یہ سب احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں)۔

☆......☆......☆......☆......☆

ایتھوپیا(Etheopia)

یہ ملک جسے حبشہ کہا جاتا ہے اس ملک میں خداتعالیٰ کے فضل سے اب باقاعدہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔گزشتہ سال ایتھوپیا کی بیعتوں کی تعداد صرف تین تھی۔امسال کینیا سے تبلیغی وفود یہاں بھجوائے گئے جنہیں توقع سے بہت بڑھ کر کامیابیاں عطا ہوئیں اور یہاں سے موصول ہونے والی آخری اطلاع کے مطابق ۳۶ ہزار ۸۲۰ بیعتیں حاصل ہو چکی ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

تنزانیہ(Tanzania)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:اس سال تنزانیہ میں ۱۳۳ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۶۱ میں نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ تنزانیہ کے جنوبی صوبہ رُووُما(Ruvuma) میں سینکڑوں کلومیٹر کا علاقہ احمدیت سے خالی پڑا تھا۔اس علاقے میں واڈے ڈے(Wadende) قوم آباد ہے دورانِ سال یہاں تبلیغی وفد بھجوایا گیا۔اس علاقہ کے دو بڑے شیوخ، شیخ جعفر مسعود اور شیخ قاسم خلفان کو اپنے متبعین اور مساجد سمیت احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔اس وقت اس علاقے میں ۶۵ ہزار سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔خود حکومت نے پانچ ایکڑ زمین مسجد و مشن کے لئے الاٹ کر دی ہے۔

نومبائعین نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم درمیان میں مسجد بنائیں گے اور ارد گرد احمدیہ کالونی کی صورت میں اپنے گھر بنائیں گے۔

امیر صاحب تنزانیہ بیان کرتے ہیں:۔تنزانیہ کے جنوب مغربی صوبہ اِرِنگا میں خال خال احمدی تھے۔اس سال خداتعالیٰ کے فضل و احسان سے ۵ لاکھ کے قریب اس صوبہ سے بیعتیں حاصل ہو چکی ہیں۔

ضلع اِرِنگا کی ایک نئی جماعت پاوانگا(Pawanga) میں نوجوانوں کا ایک احمدیہ مسلم فٹ بال کلب بنایا گیا۔انہیں کھیل کا لباس مہیا کیا گیا ہماری ٹیم خدا کے فضل سے مقابلہ جات میں جیتتی رہی اور صوبائی ٹورنامنٹ کے لئے کوالیفائی کیا۔اس ٹورنامنٹ میں اوّل آنے والی ٹیم کے لئے ایک گائے کا انعام رکھا گیا تھا۔

نومبائعین کی اس ٹیم نے متفقہ فیصلہ کیا کہ اگر ہماری ٹیم جیتے گی تو ہم انعام کی گائے اپنے صوبائی جلسہ کی مہمان نوازی کے لئے دے دیں گے۔خداتعالیٰ کو نومبائعین کا یہ جذبہ ایمانی پسند آیا اور کمزور ہونے کے باوجود احمدیہ مسلم ٹیم صوبائی فٹ بال ٹورنامنٹ میں اوّل قرار پائی۔اور انعام میں ملنے والی گائے انہوں نے جلسہ کے لئے دے دی۔ علاوہ ازیں ان نومبائعین نے اپنے صوبائی تربیتی جلسہ کی مہمان نوازی کے لئے ایک ایکڑ چاول مشترکہ طور پر کاشت کئے۔کھیت کی نگرانی اور دیکھ بھال کی۔ فصل برداشت کی تو بارہ بوریاں چاول حاصل ہوئے جو تربیتی جلسہ کے موقع پر استعمال ہوئے۔

دشمنوں کی ذلّت اور احمدیت کی فتح

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں:تنزانیہ کے جنوب مغربی صوبہ IRINGA میں زیمبیا جانے والی مین روڈ پر مبَالہ مازِیوا(MBALA MAZIWA) نامی ایک قصبہ ہے۔تبلیغی پروگراموں کے نتیجے میں قصبہ کے تمام مسلمانوں کو بیعت کرنے کی توفیق ملی تو مخالفین میں کھلبلی مچ گئی۔صوبائی مرکز اِرِنگا سے مولویوں کا وفد وہاں پہنچا۔جب ان کی نظر ہمارے مبلغ محمود احمد شاد صاحب اور داعین الی اللہ پر پڑی تو ان کو دیکھتے ہی ایک ایک کر کے مجلس سے اُٹھ گئے اور کوئی بات نہ کی۔اور ایک غلیظ کمرہ میں مشورہ کے لئے اکٹھے ہوئے اور یہ مشورہ کیا کہ آج احمدیت کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے۔چنانچہ جب واپس مجلس میں آئے تو ان کے لیڈر نے کہا کہ ہم تو آپ کا حال پوچھنے آئے ہیں۔اگر کوئی مشکل ہو تو بتائیں۔ان کی موجودگی میں ہمارے مبلغ اور داعین الی اللہ نے خوب تبلیغ کی اور مولویوں کی ناکامی اور نامرادی اس طرح ظاہر ہوئی کہ وہ علاقہ جہاں سینکڑوں کلومیٹرز تک ایک بھی احمدی نہیں تھا۔اس سال خدا کے فضل سے ڈیڑھ لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور جماعت خدا کے فضل سے مزید مستحکم ہو رہی ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ مزید لکھتے ہیں کہ:۔ تنزانیہ کے جنوب مغربی صوبہ IRINGA اِرِنگا میں KENENGEMBASI(کے نیگے مباسی) کے مقام پر نئی جماعت قائم ہوئی تو مخالفین بھی حرکت میں آئے۔جماعت نے وہاں پر مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا۔جس جمعہ کے دن مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جانا تھا مخالفین بھی پہنچ گئے کہ بنیاد نہیں رکھنے دیں گے لیکن احمدیوں کی بڑی تعداد کو دیکھ کر واپس چلے گئے کہ اب اگلے جمعہ آئیں گے اور فتنہ و فساد پیدا کر کے مسجد کی اس بنیاد کے خلاف کاروائی کرینگے۔چنانچہ جب وہ اگلے جمعہ کے دن آئے تو مسجد مکمل ہو چکی تھی۔انہوں نے پوچھا اس قدر تیزی سے کیا یہ مسجد جنوں نے بنائی ہے۔نو احمدیوں نے آگے بڑھ کر جواب دیا کہ ہاں ہم نے دن رات ایک کر کے یہ مسجد مکمل بنائی ہے۔

اب مخالفین نے دوسرا حربہ استعمال کیا اور کہا کہ ہم سے سارا خرچ لے لو اور احمدیت چھوڑ دو۔اس پر ایک سرکردہ نو احمدی نے جواب دیا "کیا یہ پہلی احمدیہ مسجد تعمیر ہوئی ہے؟تم کس کس مسجد کا خرچ احمدیوں کو واپس کرو گے۔کیونکہ احمدی جگہ جگہ مساجد بنا رہے ہیں، جاؤ پہلے دوسری مساجد کے خرچ واپس کر آؤ پھر ہمارے پاس آنا۔چنانچہ مخالفین نامراد ہو کر لوٹے اور اس علاقہ میں اب اللہ کے فضل سے ۲ لاکھ ۲۵ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

احمدیہ مسلم مسجد کی تعمیر اور دشمنوں کا حسد

تنزانیہ کے شمالی صوبہ MARA مارا میں کینیا کے بارڈر کے ساتھ KURIA قوم آباد ہے۔یہاں پر احمدیت کا پیغام 1993 میں پہنچا۔ آہستہ آہستہ ترقی ہوتی رہی۔اس سال اس علاقے سے ایک لاکھ کے قریب بیعتیں ہو چکی ہیں۔اس علاقہ کے مرکزی شہر TARIME میں جماعت کی مسجد نہیں تھی۔جب مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو ابتدائی دنوں میں مخالفین آتے رہے۔دھمکیاں بھی دیتے رہے۔یہ تبصرے بھی کرتے تھے کہ یہ مسجد مکمل نہ ہو سکے گی۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اس مسجد کے علاوہ اور بھی مساجد کی تعمیر کی توفیق عطا ہوئی ہے۔

تنزانیہ کے جنوبی صوبہ لِنڈی(Lindi) کے ضلع کِلوا(Kilwa) میں بھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا نیا میدان عطا فرمایا ہے۔امسال اللہ کے فضل سے ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو قبول حق کی توفیق مل چکی ہے۔

علاقہ سونگیا کے ایک گاؤں کے امام شیخ سعید اسماعیل صاحب نے خواب دیکھی کہ ان کے فرقہ کے علماء و مشائخ بری باتوں میں گرفتار ہو گئے ہیں۔اور سچائی اور نیکی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ہماری تبلیغی گاڑی جب اس گاؤں میں پہنچی اور تبلیغ کا آغاز ہوا تو اس امام نے اسٹیج پر آ کے کہا کہ آج میں گواہی دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے اور سچائی کے راستہ پر گامزن ہے۔میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوتا ہوں اور میرے ساتھ 150 خاندان بھی اس جماعت کو قبول کرتے ہیں۔اس طرح اللہ کے فضل سے سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

دعا کے نتیجہ میں بارش۔اس نشان کو دیکھ کر سارا گاؤں احمدی ہو گیا

احمد داؤد صاحب (مبلغ تنزانیہ) نے ایک علاقہ میں دعا کے نتیجہ میں بارش کا نشان بتایا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ سارا علاقہ احمدیت میں داخل ہوا۔یہ بارش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے حق میں خوب مسخر کی گئی ہے۔

فرانس(France)

جماعت احمدیہ فرانس نے امسال مختلف شہروں میں ۷۰ کے قریب تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور قربانی کو قبول فرمایا اور ان کی کوششوں کو توقعات سے بہت بڑھ کر پھل عطا فرمائے۔

☆......امسال جماعت احمدیہ فرانس کو ۱۳۴۴بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ان نو مبایعین کا تعلق ۲۲ ممالک سے ہے۔گزشتہ سال ان کی بیعتوں کی تعداد ۸۹ تھی۔ان دو سالوں میں جتنی بیعتیں ہوئی ہیں اتنی گزشتہ پچاس سال میں بھی نہیں ہوئی تھیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بنجر زمین کو بھی زندہ کر رہا ہے۔

☆......امیر صاحب (جماعت احمدیہ فرانس) لکھتے ہیں:

"جلسہ سالانہ فرانس کے آخری دن کے پہلے سیشن میں بیعت کا پروگرام بھی شامل تھا۔نئے بیعت کنندگان میں اکثریت مستورات کی تھی۔ان میں سے دو جن کا تعلق سینیگال اور موریطانیہ سے ہے ان کے والدین اور خاوندوں نے ان کو ٹیلیفون کر کے گھروں سے بے دخلی اور طلاق کی دھمکی دی اور کہا کہ جہاں گئی ہو وہیں رہو۔ہم سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔تم کافروں میں چلی گئی ہو۔اس پر وہ بچیاں گھبرا گئیں اور بلک بلک کر رونے لگیں۔امیر صاحب نے انہیں سمجھایا، حوصلہ رکھیں، اللہ پر توکل کریں، حق کو قبول کرنے کے نتیجہ میں پریشانیاں تو آتی ہی ہیں۔آپ اپنے گھروں کو جائیں اور اپنے والدین اور خاوند کو نرمی اور حکمت سے سمجھانے کی کوشش کریں اور بیعت پھر کسی وقت کر لیں۔کچھ دیر کے بعد انہوں نے امیر صاحب کو دوبارہ بلوایا اور کہا کہ آپ ہماری بیعت لے لیں۔وہ اگر ہمیں گھروں سے نکالتے ہیں تو ہم حق اور سچائی کے ساتھ گھروں سے نکلنے والی ہونگی۔ہم ہر تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہیں اور انہوں نے اسی وقت بیعت فارم پر کر دیا۔

☆......امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں کہ ایک تبلیغی نشست کے دوران الجزائر کے ایک مولوی نے مجھ پر اعتراض کیا کہ تمہارا نام "ربّانی" مسلمانوں والا نہیں اس لئے آپ کو تبلیغ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ابھی وہ مولوی یہ بات کہہ ہی رہا تھا کہ الجزائر کا ایک باشندہ ہال میں داخل ہوا اور اپنا تعارف کروایا کہ میرا نام ربانی ہے۔اس پر مجلس میں موجود سب احباب نے تالیاں بجائیں۔اس مجلس کے اختتام پر الجزائر کے ایک آدمی نے ہاتھ کھڑا کیا کہ آپ میری بیعت لیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

جرمنی(Germany)

یورپ میں جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں کے میدان میں سب سے آگے ہے۔دوران سال ۹ہزار چالیس بیعتیں ہوئی ہیں۔بیعت کرنے والوں کا تعلق ۲۸۔اقوام سے ہے۔

☆......جرمنی نے سلووینیا، چیک ریپبلک، بوزنیا اور اٹلی میں بھی تبلیغی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

رؤیا کے نتیجہ میں قبول احمدیت

ریجن باڈن(Baden) کے کامیاب داعی الی اللہ اعجاز احمد ملک صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ایک روما فیملی کو تبلیغ کرنے کی غرض سے گئے۔ان کا داماد جو فرنچ تھا اس وقت گھر میں سو رہا تھا۔جب اس کو سوتے سے جگایا اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا تو وہ شخص حیران رہ گیا اور بتایا کہ آج ہی مجھے اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ یہ بتایا کہ کچھ لوگ آج تم سے ملنے آئیں گے اور مسیح کے متعلق تمہیں بتائیں گے۔اسی وقت وہ شخص مع تمام کنبہ کے احمدی ہو گیا اور پھر بعد ازاں اپنے ہم زبان اور ہم ملک لوگوں میں تبلیغ کا مصمم ارادہ بھی کر لیا۔اور اب وہ خدا کے فضل کے ساتھ ایک کامیاب داعی الی اللہ ہے۔

☆......صدر خدام الاحمدیہ جرمنی لکھتے ہیں کہ ایک تبلیغی دورے کے دوران ہمارے وفد کی ملاقات ایک ایرانی دوست سے ہوئی۔جب ان کو جماعت کا تعارف کرایا اور رمضان المبارک کا پلان دیا گیا تو وہ شخص وجد میں آگیا اور رونے لگ گیا اور اس تبلیغی وفد کو اپنے گھر کے اندر لے گیا اور انہیں بتایا کہ رات خواب میں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صبح کچھ لوگ تمہارے پاس آئیں گے اور تمہیں رمضان کا پلان دیں گے اور اسلام کی حقیقی باتیں بتائیں گے اور اب میں صبح سے آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔بڑے ہی جذباتی اور روحانی ماحول میں یہ دوست بیعت کر کے سلسلہ حقہ اسلامیہ میں داخل ہو گئے۔فالحمد للہ علی ذلک۔

☆......☆......☆......☆......☆

یو۔کے۔(United Kingdom)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انگلستان ابھی بیعتوں میں کافی پیچھے ہے۔اللہ اس ملک کو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کی ہیں ان میں بیعتوں میں بہت زیادہ آگے کرے اور کثرت سے یہاں اسلام پھیلے۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فرق تو ہے مگر زیادہ نہیں۔گزشتہ سال انگلستان اور سکاٹ لینڈ میں ۳۲۶۔احمدی ہوئے تھے اور امسال ۵۱۱ ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

انڈونیشیا(Indonesia)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انڈونیشیا میں امسال ۱۵ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔یہاں جماعتوں کی کل تعداد ۲۴۲ ہو گئی ہے۔

☆......امسال انہوں نے ۱۶ مساجد تعمیر کی ہیں۔بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔چار مساجد ان کو بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔یہاں مساجد کی کل تعداد ۲۸۹ ہے اور تبلیغی مراکز کی تعداد ۱۱۰ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انڈونیشیا کے دورہ کا تفصیلی حال چونکہ ٹیلی ویژن پر نشر ہو چکا ہے اس لئے میں اسے مزید بیان نہیں کرتا۔

☆......☆......☆......☆......☆

بنگلہ دیش(Bangla Desh)

بنگلہ دیش جماعت کو امسال مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا ہے۔مساجد پر حملے ہوئے اور بم بھی پھینکے گئے۔شہادتوں کا پھل بھی اللہ نے انہیں عطا فرمایا۔تمام مخالفتوں کے باوجود انتہائی نامساعد حالات میں انہوں نے اپنے تبلیغی پروگرام جاری رکھے اور ۱۴۳۱ بیعتوں کے حصول کی توفیق عطا ہوئی۔

☆......پانچ مقامات پر مساجد اور تبلیغی مراکز کے لئے قطعات زمین خریدے گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب انڈونیشیا کے دیکھا دیکھی انہوں نے مجھے اگلے سال وہاں بلوانے کا پروگرام بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ اس پروگرام میں برکت دے اور دیکھیں کس نیت اور کس خلوص سے کام کرتے ہیں۔میں تو بہت پھرا ہوں بنگلہ دیش میں مگر بطور خلیفہ اگر مجھے توفیق ملی تو یہ بھی ایک تاریخی سفر ہوگا۔

☆......☆......☆......☆......☆

نئی جماعتوں، مساجد اور تبلیغی مراکز کا مجموعی جائزہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۵۲۹ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور ان میں سے ۶۱۷۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔

دعوت الی اللہ کے ثمرات۔ بیعتیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب ذرا دل کے حوصلہ کے ساتھ سن لیجئے کہ:

☆......امسال دنیا بھر کی جماعتوں کو دو کروڑ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔دسمبر ۱۹۹۹ء میں ہندوستان کو اس ٹارگٹ سے علیحدہ کر کے ایک نیا ٹارگٹ دیا گیا۔میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ افریقہ کی جماعتیں ہی اس دو کروڑ کے ٹارگٹ کو پورا کر دیں۔اللہ تعالیٰ نے بے انتہاء فضل فرمایا اور آج میں آپ کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ افریقن ممالک سے موصول ہونے والی بیعتوں کی تعداد ۲ کروڑ ایک لاکھ ۸ہزار ۳۷۵ ہے

☆......☆......☆......☆......☆

ہندوستان میں تبلیغی منصوبہ اور عظیم الشان کامیابی

آج سے سو سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:-

"مَیں آج خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب مَیں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی"۔(لیکچر لدھیانہ. روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پیش نظر مَیں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۹ء کے موقع پر اپنے اختتامی خطاب میں کہا تھا:-

"مَیں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اگر آپ کی دعائیں اور کوششیں مقبول ہوئیں تو صرف ہندوستان ہی میں کروڑوں والی پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔خدا کرے کہ دیر کی بجائے جلد پوری ہو اور اگر اگلے سال ہی پوری ہو جائے تو کیا ہی تعجب کی بات ہے......ہم جو کوششیں اس وقت کر رہے ہیں، آپ کو اندازہ نہیں کہ اس سے کتنی امیدیں وابستہ ہیں۔"

چنانچہ اس اعلان کے بعد جماعت احمدیہ ہندوستان کو ایک کروڑ بیعتوں کا ٹارگٹ دیتے ہوئے مَیں نے اپنے پہلے خط میں لکھا:-

"بہت بڑا ٹارگٹ نظر آ رہا ہے۔جو قومیں پختہ عزم لے کر اٹھ کھڑی ہوں تو خدا تعالیٰ اُن کی تائید میں تیز ہوائیں چلا دیتا ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے گرد و نواح کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس عزم میں کامیاب فرمائے اور ملائکۃ اللہ آپ کی مدد کے لئے آسمان سے اتریں۔"

اب مَیں خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے بڑی خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ الحمد للہ۔ ۲۸/جولائی ۲۰۰۰ء تک کی آمدہ رپورٹوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے صرف ہندوستان کی دو کروڑ نو لاکھ سعید فطرت روحیں جماعت اسلامیہ احمدیہ میں داخل ہو چکی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ صرف ایک سال کی کامیابی ہے۔اب آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے۔انشاء اللہ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد ۲۰ کروڑ بیان کی جاتی ہے۔اس میں

سے دو کروڑ سے زائد ایک ہی سال میں احمدی ہوئے ہیں اس سے اندازہ لگائیں کہ آئندہ انشاءاللہ وہاں کیا کیا انقلابات آئیں گے۔ صوبہ یوپی کی کُل مسلم آبادی ساڑھے پانچ کروڑ سے ساڑھے سات کروڑ تک بیان کی جاتی ہے۔اس لحاظ سے اس وقت اس صوبہ میں ہر پانچواں مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتا ہے۔

مکرم چودھری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی کو اس میدان میں تاریخی کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اور مکرم ظہیر احمد صاحب خادم بطور مرکزی نگران کو بھی نمایاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

جنوبی ہند کے ساحلی علاقے میں بڑی تعداد میں ایک خالص افریقن نسل آباد ہے۔یہ لوگ افریقہ سے کب آئے تھے،انہیں کون لایا تھا،اس کا کوئی علم نہیں۔ مگر انہوں نے اپنے ماحول کو خالص افریقن رکھا۔ ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے اور تھوڑے ہندو ہیں۔جب ان کی آبادی میں جائیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم افریقہ ہی کے کسی دیہات میں پہنچ گئے ہیں۔کوشش یہ کی گئی کہ کسی طرح یہ سارا قبیلہ احمدیت کے نور سے منور ہو جائے۔شروع میں ایک گاؤں کے چند افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی اطلاع ملی اور ان میں سے ایک مخلص امام اچھے داعی الی اللہ مل گئے جن کی کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ کے ۵۹ دیہات کی ۷۰ فیصد آبادی احمدیت کی آغوش میں آچکی ہے۔

ہندوستان کے مخالفینِ احمدیت کا اعتراف شکست

ہندوستان میں جماعت احمدیہ کے نفوذ اور لوگوں کو جوق در جوق شامل ہوتا دیکھ کر بالخصوص نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے چیلے چانٹے بوکھلا اٹھے۔ چنانچہ ان کی طرف سے صوبہ آندھرا پردیش میں ۹/اپریل ۲۰۰۰ء کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں "مخلصانہ دعوتِ فکر" کے عنوان سے ایک اشتہار تقسیم کیا گیا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ:-

"ہمارے اسّی فیصد مسلمان بھائی اِس غیر اسلامی باطل تحریک اور اس کے گمراہ کن اثرات سے واقف نہیں ہیں اور جو لوگ واقف ہیں وہ اس کو بہت معمولی اور ہلکی چیز سمجھتے ہیں۔اس لئے اس کی اشاعت کو روکنے کی کوئی مؤثر تدبیر نہیں کرتے۔ جس کے نتیجہ میں اب تک اضلاع محبوب نگر، نلگنڈہ، ورنگل اور نظام آباد کے سینکڑوں دیہات اس گمراہ کن تحریک کا شکار ہو چکے ہیں اور قادیانی بن چکے ہیں............خود شہر حیدر آباد و سکندر آباد میں بھی اس کی باقاعدہ اشاعت ہو رہی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بقول ان کے "کفر وارتداد" کا شکار ہو چکے ہیں اور ہوتے جا رہے ہیں"۔

اس کے بعد مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ کب تک آپ تماشائی بن کر اس کا نظارہ کرتے رہیں گے۔اب وقت آگیا ہے کہ عزم و حوصلہ سے ردّ قادیانیت کا کام شروع کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اور وہ کام جو انہوں نے شروع کیا ہے اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام تھا "اِنِّی مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ" بڑی کثرت سے بار بار ہر جگہ پورا ہوتا ہے۔مکرم یونس علی صاحب ملک بنگال سے لکھتے ہیں:

مَیں نے اپنے علاقہ کے ایک حافظ انوار الحق کو مقامی ایم۔ایل۔اے اور گاؤں کے سرپنچ کی موجودگی میں جماعت کا کچھ لٹریچر پیش کیا۔ایک کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دیکھ کر اُس نے گندی زبان استعمال کی اور کہا کہ آپ کے امام مہدی کی وفات تو (نعوذ باللہ) بیت الخلاء میں ہوئی تھی۔اس پر مَیں نے اُس سے کہا تمہارا انجام اچھا نہیں ہوگا۔کچھ ہی عرصہ بعد یہ خبیث مولوی مسجد کی بیت الخلاء میں زنا کرتا ہوا پکڑا گیا۔اور گاؤں والوں نے اس کے سر اور داڑھی کے بال منڈوا کر جوتیاں مارتے ہوئے گاؤں سے نکال دیا۔

ایک اور نشانِ عبرت کا واقعہ

ماہ اپریل میں صوبہ یوپی کے ہمارے دو معلم الیاس احمد صاحب اور شمیم احمد صاحب تبلیغ کی غرض سے ضلع ایٹہ کے موضع پھوپت پور گئے۔بات چیت کے دوران گاؤں کے کچھ شریر لوگوں نے گالی گلوچ اور پھر مار پیٹ شروع کر دی۔دو بدبخت جو شرارت میں سب سے آگے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے لگے۔ تمام عورتیں چھتوں پر چڑھ کر یہ تماشا دیکھنے لگیں۔ایک نو مبائع احمدی خاتون سے یہ برداشت نہ ہو سکا مگر اتنے لوگوں کے سامنے وہ بے بس اور لاچار تھی۔جب بات حد سے بڑھ گئی تو اُس نے چلّا کر کہا کہ بند کرو یہ بیہودہ بکواس ہے......۔آخر اُس خاتون نے کہا "اللہ اس کا انصاف ضرور کرے گا"۔

اگلے ہی دن گاؤں میں کسی بات پر اتنا جھگڑا ہوا کہ گولی چل گئی اور جو شخص گالیاں نکال رہا تھا،اُس کے منہ پر گولی لگی اور اب وہ عام بول چال سے بھی محروم ہے اور مَرے ہوئے سے بھی بدتر حالت میں ہے۔

دوسرا شخص جو اُس کا ساتھ دے رہا تھا۔وہ مشین پر چارہ کاٹ رہا تھا کہ اچانک اس کا ہاتھ مشین کے اندر چلا گیا اور ہاتھ کا اگلا حصہ کٹ کر الگ ہو گیا۔

احمدیت کی صداقت کا اعجازی نشان

مکرم محمد ظفراللہ صاحب سرکل انچارج کاماریڈی (آندھرا پردیش) لکھتے ہیں کہ:-

"چند ماہ قبل کاماریڈی کے قریب ایک گاؤں میں نئی جماعت قائم ہوئی۔گاؤں کا نام شہابدی پور تھا لیکن نو مبایعین کی خواہش پر اس کا نام "حضرت محمد نگر" رکھا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو مبایعین دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قرب و جوار کے غیر احمدی مولویوں کو اس سے ایسی پریشانی لاحق ہوئی کہ ایک مرتبہ دس مولویوں نے آکر گاؤں والوں پر زور دیا کہ اس قادیانی مولوی کو یہاں سے نکالو۔گاؤں والوں نے کہا کہ ہم نے اپنی مرضی سے ان کو یہاں رکھا ہوا ہے۔ مولویوں نے پہلے دھمکیاں دیں۔پھر لالچ دینا شروع کیا۔ پھر پانی کے لئے ایک بورویل لگوادیا لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یہ بور فیل ہو گیا اور ایک قطرہ بھی پانی نہیں نکلا۔

دوسری طرف جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا اعجازی سلوک دیکھئے کہ اس گاؤں میں ایک پرانا بورویل جو کافی عرصہ سے خراب پڑا تھا،جماعت نے مشورہ کر کے اُسے مرمّت کروانے کا فیصلہ کیا۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بورویل سے خوب پانی نکلا جس کی وجہ سے نو مبایعین بہت خوش ہوئے اور ان کے ایمان زیادہ مستحکم ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عبدالکریم صاحب حیدر آبادی جن کو باؤلے کتے نے کاٹا تھا اور ان کے متعلق کسولی کے سنٹر سے یہ اطلاع ملی تھی کہ "Nothing can be done for Abdul Karim" اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت زاری سے خدا کے حضور التجا کی اور دیکھتے دیکھتے یہ مردہ زندہ ہو گیا۔ آج خدا کے فضل سے ان کا ایک پوتا اس اجلاس میں شرکت کر رہا ہے۔ حضور نے انہیں کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ آپ بھی خدا کے ایک نشان ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تنویر احمد خادم صاحب نگران دعوت الی اللہ ہماچل بیان کرتے ہیں:

"مکرم بدرالدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ضلع اُونہ کا ایک رشتہ دار جس کا نام مولوی بشیر احمد ہے اور پاکستان میں رہتا ہے اس کو جب یہ معلوم ہوا کہ ہماچل انڈیا میں رہنے والے ان کے رشتہ دار احمدیت میں شامل ہو گئے ہیں تو اس نے پاکستان کے مولویوں سے اس بات کا ذکر کیا جس پر مولوی منظور چنیوٹی نے پندرہ ہزار روپیہ نقد دے کر اور ویزا لگوا کر اسے ہماچل اس وعدے کے ساتھ بھجوایا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو احمدیت سے توبہ کروائے۔اس طرح مولوی بشیر پندرہ روز کا ویزا لے کر ہماچل آیا۔دن رات اس نے نو احمدی رشتہ داروں کے ساتھ بحث کی لیکن نو مبایعین نے خدا کے فضل سے احمدیت کی صداقت پر عمدہ دلائل دئے۔جب اس کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ملی تو پریشانی کے عالم میں وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا رہا۔ ہر ملنے والا اس کی یہ حالت دیکھ کر یہی کہتا تھا کہ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔بالآخر وہ یہاں سے ناکام و نامراد واپس پاکستان لوٹ گیا اور جاتے وقت اس نے اس بات کا اقرار کیا کہ مجھے مولوی منظور چنیوٹی نے ویزا لگوا کر دیا اور ساتھ ۱۵ ہزار روپیہ نقد اور بہت سے حوالہ جات کی فوٹو کاپیاں کروا کر دیں مگر افسوس ہے کہ میں یہاں سے ناکام لوٹ رہا ہوں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب منظور چنیوٹی صاحب کا بھی حال سن لیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ پہلے میں ان مولوی صاحب کا نام نہیں لیا کرتا تھا کہ زبان پلید نہ ہو جائے۔مگر پھر مجھے خیال آیا کہ قرآن کریم میں تو اتنی جگہ شیطان کا ذکر ہے،ہم پڑھتے ہیں،اس سے زبان پلید نہیں ہوتی تو اس سے کہاں زبان پلید ہو جائے گی۔ مولوی منظور چنیوٹی صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا:

"میں منظور احمد چنیوٹی اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی مؤکد بعذاب قسم کھاتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ یہ سراسر سفید جھوٹ ہے۔اگر میں ۱۹۸۹ء کے بعد بھارت یا اس کے کسی شہر گیا ہوں تو میں اللہ کی لعنت اور اس کے عذاب کا مستحق ہونگا"۔(اشتہار از مولوی منظور چنیوٹی سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ المشتہر مرکزی دعوت و ارشاد چنیوٹ)

حضور نے فرمایا کہ اعلان یہ کیا ہی نہیں گیا تھا کہ مولوی منظور چنیوٹی گیا ہے۔اعلان یہ کیا گیا تھا کہ اس نے اپنے ایک چیلے چانٹے کو وہاں بھجوایا تھا۔اب فرضی ایک بات میری طرف منسوب کر کے مؤکد بعذاب قسم کھالی۔اب آگے سنئے۔یہ بھی جھوٹ ہے کہ ۱۹۸۹ء کے بعد مولوی کبھی وہاں گیا نہیں۔ مولوی منظور چنیوٹی کے اپنے ایک اقرار سے جو ہفت روزہ "ضرب مومن" کراچی ۱۹/تا ۲۱/مئی ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے وہ لکھتے ہیں:

"۱۹۹۰ء میں مجھے دارالعلوم دیوبند بلایا گیا جو ہماری سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔وہاں ایک تربیتی کیمپ لگایا گیا۔ڈیڑھ دو ہزار علماء جمع ہوئے۔ہندوستان کے دارالعلوم دیوبند کے طالبعلم بھی تھے۔میں نے ان کو ردِّ قادیانیت پر الحمدللہ تیاری کروائی۔(ہفت روزہ ضرب مومن کراچی ۱۹ تا ۲۵/مئی ۲۰۰۰ء)

ایک طرف مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اگر میں ۱۹۸۹ء کے بعد بھارت یا اس کے کسی شہر گیا ہوں تو میں اللہ کی لعنت اور اس کے عذاب کا مستحق ہوں۔پس ان کو خود ان کی دعا سے ان پر اللہ کی لعنت پڑ چکی ہے۔ مگر یہ ایک ایسے بے چارے لعنتی مولوی ہیں کہ ان پر بار بار لعنت پڑتی ہے۔ان کو سمجھ ہی نہیں آتی۔ جب ملاں اسلم پاکستان سے غائب ہوا تھا تو مولوی منظور چنیوٹی نے اعلان کیا تھا کہ یہ مولوی مرزا طاہر احمد نے اغوا کروایا ہے اور اگر یہ غلط ثابت ہو جائے تو کسی چنیوٹ کے چوک میں مجھے سرعام پھانسی دی جائے۔ تو اگر ان میں حیا ہوتی تو اس وقت ہی پھانسی پر لٹک چکے ہوتے اور ہمارا پیچھا چھٹ جاتا۔

فرنچ سپیکنگ ممالک کی بیعتیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افریقہ کے فرنچ سپیکنگ ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کامیابیاں عطا ہو رہی ہیں اس کے متعلق میں نے جو اپنی رؤیا بیان کی تھی اسے دہرانا نہیں چاہتا مگر اس کے بعد فرنچ سپیکنگ ممالک میں دو کروڑ ۸ لاکھ ۶۳ ہزار ۳۵۲ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جو لوگ دوسروں کے غم میں مبتلا ہو کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں اللہ خود ان کے غم اٹھا لیتا ہے اور خود ان کا والی او روارث ہو جاتا ہے

ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے

اے شدید البطش! تو اپنی قوت و قدرت کو ظاہر فرما۔ آسمان سے اپنے نور کے نشان دکھا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا تذکرہ

اللہ نے اس جلسہ پر بہت کامیابی عطا کی ہے اور ابھی اگلے جلسہ کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے
چار کروڑ سے زائد محض خدا کے فضل سے عطا ہوئے ہیں۔ آئندہ آٹھ کروڑ سے زائد کی امید رکھتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۴ر اگست ۲۰۰۰ء بمطابق ۴ر ظہور ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّي فَاِنِّي قَرِيْبٌ. اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُوْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

جیسا کہ آیت کریمہ سے ظاہر ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا جو میں تذکرہ کر رہا ہوں وہ اس خطبہ میں بھی جاری رہے گا اور امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی چند خطبات پر محیط ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فارسی کلام سے آپ کی نظم کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے جو سراسر دعائیہ کلام ہے۔

"اے میرے قادر زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، اے میرے رحیم اور مہربان ہادی آقا، اے میرے مولا تو دلوں پر نظر رکھتا ہے اور اے وہ کہ تیرے سامنے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں۔ اگر تو دیکھتا ہے کہ فسق و شرارت سے بھرپور ہوں اور اگر تُو دیکھتا ہے کہ میں ایک بدطینت آدمی ہوں تو تُو مجھ بدکار کو پارہ پارہ کر کے ہلاک کردے اور میرے مخالف گروہ کو میری اس حالت سے خوش کردے۔ ان کے دلوں پر رحمت کی بارش برسا اور ان کی ہر مراد اپنے فضل سے پوری کردے۔ میرے در و دیوار پر اپنے غضب کی آگ برسا۔ تو آپ میرا دشمن ہو کر میرے کاروبار کو تباہ کردے۔

لیکن میرے مولا اگر تو نے مجھے اپنے بندوں میں پایا ہے اور اپنے آستانہ کو میری توجہ کا قبلہ پایا ہے اور میرے دل میں اس محبت کو دیکھا ہے جسے تو نے دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے تو پھر میرے آقا میرے ساتھ وہ سلوک فرما جو تیری محبت کا نتیجہ ہے اور کسی قدر وہ راز محبت جو میرے ساتھ ہے ظاہر فرما"۔ یہ بھی بہت ہی گہرا عارفانہ کلام ہے جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب کلام گہرے عارفانہ ہوتے ہیں یہ نہیں کہتے میری ساری محبت کا راز لوگوں کو بتادے۔ "کسی قدر وہ راز محبت جو میرے ساتھ ہے ظاہر فرما"۔

"میرے مولا تو ہر تلاش کرنے والے کی طرف چل کر آتا ہے اور تو ہر سوز محبت میں جلنے والے کی سوزش قلب سے آگاہ ہے میں تجھے اس تعلق کا واسطہ دیتا ہوں جو مجھے تجھ سے ہے، ہاں اس محبت کا واسطہ دیتا ہوں جس کا پودا میں نے اپنے دل میں لگا رکھا ہے۔ تو آج مجھے الزامات سے جو اندھی دنیا لگا رہی ہے بری ٹھہرانے کے لئے باہر نکل۔ تُو ہی تو میری پناہ اور ماویٰ و ملجا ہے۔ وہ آگ جو تو نے میرے دل میں روشن کی ہے اور جس نے غیر اللہ کی محبت کو جلا ڈالا ہے اس آگ سے میرے چہرہ کو منور کردے اور میری اس تاریک و تار رات کو روز روشن سے بدل دے۔ اس اندھی دنیا کی آنکھوں کو روشن کردے۔ اے شدید البطش تو اپنی قوت و قدرت کو ظاہر فرما اور آسمان سے اپنے نور کے نشان دکھا، اپنے باغ سے پھول کھلادے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ دنیا فسق و فساد سے بھری ہوئی ہے اور غفلت کا اس قدر دَور دَورہ ہے کہ غافل انسان موت کو بھول چکے ہیں، حقیقت سے بالکل غافل اور بیگانہ ہیں۔ بچوں کی سی حالت ہو چکی ہے اور فسانوں پر مائل ہیں۔ دلوں سے دولت حقیقی کی محبت ٹھنڈی ہو گئی ہے اور دلوں کو کوچہ راست سے پھیر دیا ہے۔ حالت ایسی ہو چکی ہے کہ طوفان امڈا آرہا ہے اور رات اندھیری ہے۔ پس اس حالت کو دور کر کے اپنی رحمت و کرم سے آفتاب کو روشن کردے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند عربی دعائیہ اشعار کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"اے ہمارے رب! اپنے فضل سے ہماری تائید کر اور اس شخص سے انتقام لے جو حق کو خس و خاشاک کی طرح دھتکارتا ہے۔ اے میرے رب! میری قوم جہالت کے اندھیرے میں چلی گئی ہے۔ سو تو رحم کر اور انہیں روشنی کے گھر میں اتار"۔(انجام آتھم صفحہ ۲۷۷)۔ "اے ہمارے خدا! ہمارے درمیان باعزت فیصلہ فرما۔ اے وہ ذات جو میرے دل اور میرے ظاہر کی اندرونی حقیقت کو دیکھ رہی ہے، اے وہ ذات کہ جس کے دروازے مَیں سائلوں کے لئے کھلے ہوئے دیکھتا ہوں، تو میری دعا ردّ نہ فرما"۔(الاستفتاء، ضمیمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۳۵)

پھر آئینہ کمالات اسلام میں یہ دعا ہے: "اے میرے رب! اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ"۔(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۳)

شدید منکرین اور دشمنان دین حق کی تباہی کی دعا: یا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِي وَمَزِّقْ اَعْدَائَكَ وَاَعْدَائِي وَ اَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَ لاَ تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔(تذکرہ صفحہ ۵۰۹)۔

یعنی اے میرے رب! میری دعا کو سُن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندہ کی مدد فرما اور ہمیں وعدوں کے دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت دے اور شریر کافروں میں سے کوئی نہ باقی چھوڑ۔

ایک مخالف مولوی کی ایذاء رسانیوں پر درد بھری دعا: "اے میرے مولا! اے میرے

آقا! مَیں نے اس شخص کی تمام سخت باتوں اور لعنتوں اور تعلّیوں کا جواب تیرے پر چھوڑا۔ اگر تیری یہی مرضی ہے تو جو کچھ تیری مرضی ہے وہ میری ہے۔ مجھے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہئے کہ تو راضی ہو۔ میرا دل تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ تیری نگاہیں میری تہہ تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر مجھ میں کچھ فرق ہے تو نکال ڈال اور اگر تیری نگاہ میں مجھ سے کچھ بدی ہے تو میں تیرے ہی منہ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے پیارے ہادی اگر میں نے ہلاکت کی راہ اختیار کی ہے تو مجھے اس سے بچا اور وہ کام کرا کہ جس میں تیری رضامندی ہو۔ میری روح بول رہی ہے کہ تو میرے لئے ہے اور ہوگا۔

جب سے کہ تو نے کہا میں تیرے ساتھ ہوں اور جب سے کہ تو نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَكَ اور جب سے کہ تو نے دلجوئی اور نوازش کی راہ سے مجھے کہا کہ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةٍ لاَّ یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ تو اسی دم سے میرے قالب میں جان آ گئی۔ تیری دلآرام باتیں میرے زخموں کی مرہم ہیں، تیرے محبت آمیز کلمات میرے غم رسیدہ دل کے مفرّح ہیں۔ میں غموں میں ڈوبا ہوا تھا تو نے مجھے بشارتیں دیں، میں مصیبت زدہ تھا تو نے مجھے پوچھا۔ پیارے میرے لئے خوشی کافی ہے کہ تو میرے لئے ہے اور میں تیرے لئے ہوں۔ تیرے حملے دشمنوں کی صف توڑیں گے اور تیرے تمام پاک وعدے پورے ہونگے تو اپنے بندہ کا آمرزگار ہوگا"۔

(آسمانی فیصلہ ۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۱۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فارسی منظوم کلام کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:

"وہ اللہ تعالیٰ بزرگ و پاک ہے جس نے سورج چاند اور افلاک کو پیدا کیا۔ ہر راستہ اور کوچہ اشرار سے بھر گیا ہے۔ اے خدا اپنے دین کو پھر زندہ کر، اپنے دین کی شوکت کو ظاہر کر، پھر رحم سے ہم پر نظر کر، پھر دین احمد کو زندہ فرمادے، کفر کی مکھی کو دنیا سے دور فرما، کفر و کافر کو دنیا سے اٹھا، کتے اور مردار کو دور کر کے راحت عطا کر"۔ یہ "کفر کی مکھی کو دنیا سے دور فرما" سے مراد یہ ہے کہ مکھی کو عادت ہے کہ پھر اڑ اڑ کر بار بار بیٹھتی ہے اور ہر وقت خیال کو تبدیل کرتی ہے تو یہ منشاء ہے کفر کی مکھی کو دنیا سے دور کر۔

"اے خدائے قادر و منان میری جان کو دین کے اس غم سے نجات دے، تو بخشنے والا ہے، سب سے بڑھ کر ہے، تیری بخشش کی کوئی انتہاء نہیں۔ دونوں جہانوں میں تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو ہی ایک واحد لاشریک خدا ہے۔ تو بزرگ ہے اور تیری شان عظیم ہے۔ تو اکیلا ہے، تو پاک ہے، تو لاشریک ازلی و ابدی خدا ہے۔ اے خدا ترقی دین کے لئے میری ہمت کو بڑھا۔ تو اس کے لئے میری کمر کو مضبوط کر اور میری راہنمائی فرما، میرے دل میں اس قدر درد دین کے لئے پیدا کر دے کہ بڑے بڑے دکھی دل بھی اس پر رشک کریں۔ پاک لوگوں کے کوچہ کی خاک میرا سر ہو۔

میری آنکھوں میں صداقت کی روشنی بخش، میرے تمام کاموں کو ایسے طور پر سرانجام دے کہ ان میں حُسن پیدا ہو۔ اپنے نفسانی وجود سے مجھے اس طرح نکال دے کہ شیطان کا تصرف اس میں نہ رہے۔ میرے اندر سے خود پرستی کی بنیاد کو گرادے۔ مجھے اپنے نفس سے گم کر اور اپنی ہستی میں زندگی بخش۔ میرے اندر ایک ایسی کشش پیدا کر دے کہ تیری محبت کی بو کا نشان پالے اور پھر اس کے بغیر ایک دم بھی مجھے آرام نہ ملے۔ میرے دل کو کبر اور غرور سے پاک کر اور میرے سینہ کو اپنے نور سے منور کر دے۔ اپنے عشق میں مجھے ایسا اسیر کر کہ اس کے سوا میری کوئی شاخ و جڑ نہ ہو۔ میری جان میں مجنوں کا شور پیدا کر دے اور اپنا ہی مجذوب اور مست بنالے۔ میری ایسی حالت ہو جائے کہ تیرے بغیر ایک دم بھی ہوش نہ ہو اور تیرے بغیر میری زبان سے نہ کچھ نکلے اور نہ میرے کان کچھ سنیں۔ میری حالت ایسی ہو جائے کہ تیرے سوا میں کسی کو کچھ نہ سمجھوں اور اس کی قیمت میرے نزدیک ایک کوڑی بھی نہ ہو۔

ہاں مجھے ایسا بنادے کہ دنیا سے میرا کوئی کام نہ رہے۔ دنیا کیا زمانہ سے بھی مجھے کوئی کام نہ رہے۔ میں تیری محبت کی چاہ میں ایسا اسیر ہو جاؤں کہ پھر اس سے کبھی باہر نہ نکل سکوں۔ سیم و زر یعنی سونا چاندی میری نظر میں حقیر کر دے۔ میرا سب سے عظیم تر مقصد فقر کر دے۔ مجھ کو وہ عقل عطا فرما جو حق ہو اور تیرے راستے میں بسر و چشم آؤں۔ میری جان میں اپنے عشق کی نمک ریزی فرما اور اس محبت میں مجھے مست و مجذوب کر دے۔ میری خواہشوں کا منتہاء تیری مدح و ثنا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری جو بھی خواہش ہے وہ تیری رضا ہی کے لئے ہے۔ جب سے میرا دل تجھ سے اور تیری محبت میں محو ہو گیا ہے دنیا اور اس قسم کے کاروبار کو چھوڑ دیا"۔

(بحوالہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی عرفانیؓ۔ جلد پنجم صفحہ ۵۳۵ تا ۵۳۷)

پھر ایک اردو فارسی دعا کا ترجمہ ہے:

"اے میرے اللہ میرے گناہ بخش۔ اپنی درگاہ کی طرف میری راہنمائی فرما۔ میرے دل و جان کو روشنی عطا کر اور مجھے اپنے مخفی گناہوں سے پاک کر دے۔ میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک فرما اور اپنی نگاہِ کرم کے ساتھ سب عقدے کھول دے۔ دونوں جہان میں تو ہی مجھے پیارا ہے اور میں تجھ سے صرف تجھی کو مانگتا ہوں"۔ (براہین احمدیہ ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۱۲) ۔ اے میرے قادر خدا، اے میرے پیارے راہنما تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں۔ اہل صدق و صفا اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ ہیں یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا"۔

(پیغام صلح ۔ روحانی خزائن دجلد ۲۳ صفحہ ۴۳۹)

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں، ملفوظات میں ہے:

"ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے"۔ (ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۰)

پھر ایک دعا ہے آئینہ کمالات اسلام میں: "رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ "۔ اے ہمارے خدا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ (آئینہ کمالات اسلام ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶)

پھر یہ دعا ہے: "اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال"۔

(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۲۲)

پھر یہ دعا ہے:

"رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَادْفَعْ بَلَایَانَا وَکُرُوْبَنَا وَنَجِّ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ قُلُوْبَنَا وَ کَفِّرْ خُطُوْبَنَا وَکُنْ مَعَنَا حَیْثُمَا کُنَّا یَآ مَحْبُوْبَنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا. اِنَّا تَوَکَّلْنَا عَلَیْكَ وَفَوَّضْنَا الْاَمْرَ اِلَیْكَ اَنْتَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ. اٰمِیْن یَآ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ"۔ (تحفۂ گولڑویہ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ جدید ایڈیشن صفحہ ۱۸۲)

"اے ہمارے رب ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری آزمائشیں اور تکالیف دور کر دے اور ہمارے دلوں کو ہر قسم کے غم سے نجات دے دے اور ہمارے کاموں کی کفالت فرما اور اے ہمارے محبوب ہم جہاں بھی ہوں ہمارے ساتھ ہو اور ہمارے ننگوں کو ڈھانپ رکھ اور ہمارے خطرات کو امن میں تبدیل کر دے۔ ہم نے تجھ پہ پر بھروسہ کیا ہے اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔ دنیا و آخرت میں تو ہی ہمارا آقا ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے رب العٰلمین میری دعا قبول فرما"۔

پھر ازالہ اوہام میں یہ دعا ہے:

"اے خداوند قادر مطلق اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت ہے اور یہی سنت ہے کہ تو بچوں اور اُمّیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے۔ مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر تو چاہے تو ایسا کر سکتا ہے کیونکہ کوئی بات تیرے آگے انہونی نہیں۔ آمین ثم آمین۔

(ازالہ اوہام ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲۰)

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

MAIL ORDER | EXPORT | BANGLA TV | skydigital | ZEE TV | SONY Entertainment Television

+ All prices are exclusive of VAT

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

آئینۂ کمالات اسلام میں یہ دعا درج ہے:

"اے قادر خدا! اپنے بندوں کے راہنما! جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ تَوَكَّلْنَا عَلَيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَاَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْم "۔

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴۔ بقیہ حاشیہ درحاشیہ)

پھر فرماتے ہیں: "اکثر دنیا پر حُبِ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے خدا اس گرد کو اٹھا دے۔ خدا اس ظلمت کو دور کر دے۔ دنیا بہت بیے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم کر رکھا ہے۔............ خداوند کریم سے یہی تمنا ہے کہ اپنے عاجز بندوں کی کامل طور پر دستگیری کرے اور جیسے انہوں نے اپنے گزشتہ زمانے میں طرح طرح کے زخم اٹھائے ہیں ویسا ہی ان کو مرہم عطا فرمائے۔ اور ان کو ذلیل اور رسوا کرے جنہوں نے نور کو تاریکی اور تاریکی کو نور سمجھ لیا ہے اور جن کی شوخی حد سے زیادہ بڑھ گئی اور نیز ان لوگوں کو بھی نادم اور منفعل کرے جنہوں نے حضرت احدیت کی توجہ کو جو عین اپنے وقت پر ہوئی غنیمت نہیں سمجھا اور اس کا شکر ادا نہیں کیا بلکہ جاہلوں کی طرح شک میں پڑے۔ سو اگر اس عاجز کی فریادیں ربّ العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور محمدی اس زمانہ کے اندھوں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں اپنے عجائبات دکھلاویں"۔(مکتوبات احمدیہ جلد اول مکتوب نمبر ۴ محررہ ۹/فروری ۱۸۸۳ء)

حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"خدا تعالیٰ بہت سی روحیں ایسی پیدا کرے کہ ان نشانوں سے فائدہ اٹھاویں اور سچّی کی راہ اختیار کریں اور بغض اور کینہ کو چھوڑ دیں۔ اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جاوے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص کی سے جاوے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر اور ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳)

دعائے استخارہ: "یا الٰہی میں تیرے علم کے ذریعہ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت مانگتا ہوں کیونکہ تجھی کو سب قدرت ہے مجھے قدرت نہیں اور تجھے ہی سب علم ہے مجھے کوئی علم نہیں اور تو ہی چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے حق میں بہتر ہے بلحاظ دین اور دنیا کے تو تُو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر دے اور اس میں برکت رکھ دے اور اگر جانتا ہے کہ یہ امر میرے لئے دین اور دنیا میں شر ہے تو تُو مجھ کو اس سے باز رکھے"۔

(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۰۴)

ایک پاک نفس اور مخلص دوست نذیر حسین سخا دہلوی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک عریضہ لکھا جسے خود پیش نہیں کر سکتے تھے اپنے عجز کی وجہ سے، اور ایک دوسرے صحابی کو دیا کہ وہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ وہ یہ تھا 'حضور کے پابوسی کا ازحد شوق تھا۔ الحمدللہ کہ شرف زیارت حاصل ہوا۔ حاجت ہے تو صرف یہ کہ کچھ ہدایت فرمائی جائے تاکہ حضور نماز حاصل ہو اور خدا کی طرف دل لگے۔ اگر اس پر جواب سے سر فرازی ہو تو یہ دستاویز عزت ہمیشہ حرز جان رہے گی۔ زیادہ حد ادب'۔

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔ یہ حضور نماز کے لئے بہت سے لوگ لکھتے رہتے ہیں اب بھی بہت سی مائیں اپنے بچوں کے لئے التجائیں کرتی ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ حضور نماز عطا فرمائے یعنی نماز میں حضوری عطا کرے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے جواب میں لکھتے ہیں:

"طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے نماز ادا کریں اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت پر ہر یک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو جاویں اور کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ:

"اے خدائے قادر و ذوالجلال میں گنہگار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تُو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سختیٔ دل دور ہو کر حضور نماز میسر آوے۔

اور یہ دعا صرف قیام پر موقوف نہیں بلکہ رکوع میں اور سجود میں اور التحیات کے بعد بھی یہی دعا کریں اور اپنی زبان میں کریں اور اس دعا کے کرنے میں ماندہ نہ ہوں اور تھک نہ جاویں بلکہ پورے صبر اور پوری استقامت سے اس دعا کو پنجوقت نمازوں میں اور نیز تہجد کی نماز میں کرتے رہیں اور بہت بہت خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں کیونکہ گناہ کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے اور ایسا کریں گے تو ایک وقت یہ مراد حاصل ہو جائے گی۔ مگر چاہئے کہ اپنی موت یاد رکھیں۔ آئندہ زندگی کے دن تھوڑے سمجھیں اور موت قریب سمجھیں یہی طریق حضور نماز حاصل کرنے کا ہے"۔

(الحکم قادیان ۲۴/مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

اپنی دعاؤں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملفوظات میں فرماتے ہیں:

"میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے"۔(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۰)

پھر ملفوظات ہی سے یہ عبارت ہے:

"میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم یہی دعا ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار و رنج، غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے اور اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶)

پھر ملفوظات ہی سے یہ عبارت لی گئی ہے: "ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے"۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۱)

پھر فرماتے ہیں:

"سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مُطَهَّر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی نہیں پڑتیں، وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے"۔(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۱۷)

پھر ملفوظات ہی میں یہ دعا درج ہے:

"سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا ہے اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰)

"ہر مہینہ اپنے اندر خیر اور شر کے لوازم رکھتا ہے اس لئے دعا کرنی چاہئے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۲۳)

کہ جو بھی چاند ہم پر چڑھے وہ خیر و برکت کا چاند ہو اور جو بھی چاند ہم سے رخصت ہو وہ خیر و برکت کا پیغام لے کر رخصت ہو۔ "یہی دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے۔ دعا جامع ہونی چاہئے"۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۸)

پھر ملفوظات میں سے یہ عبارت ہے:

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے"۔ یعنی انسان دعا میں دشمنوں کو باہر نہ رکھے۔ "جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا چلا جاوے گا"۔(ملفوظات جلد اول صفحہ

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

۲۵۳)۔ پس دشمنوں کو بھی ہدایت کی دعا دینی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی اسوہ تھا۔ آپ عرض کیا کرتے تھے رَبِّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ، رَبِّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قوم تمام دنیا میں شمال و جنوب اور مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہماری تو آنحضورؐ ہی کی قوم ہے اور جس قوم نے ہم پر ظلم کیا ہے وہ بھی حقیقۃً آنحضورؐ کی قوم ہی ہے مگر علم نہیں ہے۔ اس لئے ان کو یہ دعا دیا کریں رَبِّ اهْدِ قَوْمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

پھر مختصر سی عبارت ہے "دین و دنیا کے لئے نماز میں بہت دعا کرنی چاہئے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۳)۔ دعاؤں میں بخل سے آپ نے بہت روکا اور فرمایا ہے کہ ڈرتے رہو، دعاؤں میں بخل سے کام نہ لینا۔ جو لوگ دوسروں کے غم میں مبتلا ہو کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں اللہ خود ان کے غم اٹھا لیتا ہے اور خود ان کا والی اور وارث ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ نسخہ آزما کے دیکھیں بہت ہی مفید اور کارگر نسخہ ہے۔

پھر ملفوظات میں یہ عبارت ہے: "خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸)

پھر یہ عبارت ہے ملفوظات میں: "جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر دیتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۰۰)

پس آج کل جو قومیں کثرت کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہی ہیں ان کے لئے بھی یہی دعا کریں کہ ان کی خشک لکڑیاں بھی ہری بھری ہو جائیں اور خدا ہمیں مُردوں کو زندہ کرنے کے معجزے دکھائے۔

پھر فرماتے ہیں: اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کر دو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳۲)

پھر فرماتے ہیں: "اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۵۶)

پھر روزمرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو دعائیں مانگا کرتے تھے ان میں یہ ہیں: "میں چند دعائیں ہر روز مانگتا ہوں۔ اول اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ دوم پھر اپنے گھر کے لئے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ سوم پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ سب دین کے خدام بنیں۔ چہارم پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔ پنجم اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے"۔ (الحکم جلد ۴ صفحہ ۲ تا ۱۱۔ مؤرخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۰ء)

پس اس مختصر خطبہ کے بعد جو دعاؤں سے متعلق ہی ہے اب میں آپ سب احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ خیر و عافیت سے جس طرح خدا نے آپ کو یہاں پہنچایا ہے خیر و عافیت ہی سے واپس جائیں۔ آپ لوگوں کے واپس جانے پر آپ کو اپنے گھروں کی کوئی بری خبر نہ ملے اور اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے آپ کے پیچھے آپ کا خلیفہ رہے اور ہر قسم کے ایسے کریہہ منظر سے آپ کو بچائے جو دل کو تکلیف دینے والا ہو، حادثات وغیرہ کے مناظر بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور دین و دنیا کی حسنات سے آپ کو نوازے۔ اللہ نے اس جلسہ پر بہت کامیابی عطا کی ہے اور ابھی اگلے جلسہ کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ چار کروڑ سے زائد محض خدا کے فضل سے عطا ہوئے ہیں۔ ہم گھر سے تو کچھ نہیں لائے تھے۔ آئندہ آٹھ کروڑ سے زائد کی امید رکھتے ہیں کہ اللہ نے جس طرح اس جلسہ پر فضل فرمایا اُس جلسہ پر خود ہی فضل فرمائے اور حیرت انگیز معجزے ظاہر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تعلیم القرآن اور عہدیداران جماعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ہمارے عہدیداران ساری جماعت کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ دیں اور وہ توجہ دے نہیں سکتے جب تک انہیں خود قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو اور اس سے عاشقانہ محبت نہ ہو۔ قرآن کریم سے غایت درجہ محبت کا نتیجہ دیکھ کر ہی دنیا ان کی طرف مائل ہو سکتی ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

نامیاتی فوڈ (Organic Food) کیا ھے؟

کیا یہ صحت کے لئے اچھی ہے یا بُری۔ ایک تجزیہ

(رشید احمد چوہدری)

آجکل نامیاتی فوڈ کا بڑا شہرہ ہے۔ اس بارہ میں عام آدمی کے ذہن میں کئی ایک شبہات پیدا ہوتے ہیں مگر فوڈ کمپنیاں یہ تاثر دے رہی ہیں کہ اس قسم کی خوراک انسانی صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ اس وجہ سے ایسی فوڈ کی فروخت میں ہر سال ۴۰ فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پھل اور سبزیاں اگانے کا یہ طریق کوئی نیا نہیں۔ زمانہ قدیم سے یہی طریق چلا آ رہا ہے مگر آج سے کوئی ۷۰ سال پہلے کاشتکاروں نے اپنی فصلوں کو بچانے کے لئے ان پر زہریلی کیڑے مارنے والی ادویات کا چھڑکاؤ شروع کیا اور ان کو زیادہ فربہ بنانے کے لئے بعض کیمیکلز کا استعمال شروع کیا۔ اسی طرح پولٹری فارموں میں مویشیوں کو ایسی غذا دی جانے لگی جو سستی ترین تھی اور جس کی وجہ سے یہ غذا کھانے والے جانور تجارتی طور پر زیادہ فائدہ مند ثابت ہوئے۔ مگر یہ زہریلی ادویات اور مصنوعی خوراک اپنا رنگ دکھانے لگی اور سبزیوں، پھلوں اور جانوروں کے گوشت میں یہ زہریلے کیمیکلز تحلیل کر گئے جو انسانی صحت کے لئے بہت مضر ثابت ہوئے۔ اب انسان دوبارہ قدرتی طریق کار کی طرف جھکا ہے اور ان اشیاء، اجناس اور جانوروں کی تیاری میں کسی قسم کے کیمیکلز کے استعمال سے گریز کیا جاتا ہے تاکہ پھل، سبزی، دودھ، اور گوشت سبھی کچھ خالص مہیا آ سکے۔ یہی آرگینک طریق سے تیار کی گئی فوڈ کا مقصد ہے۔

مگر اس دور میں بھی جب Organic Food کی اہمیت اور افادیت واضح ہو چکی ہے تمام کاشتکار ایسی فوڈ تیار کرنے کے حق میں نہیں کیونکہ ان کے تیار کرنے میں شاید زیادہ وقت لگتا ہو اور زیادہ خرچ آتا ہو۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں صرف ایسے کاشتکار جو نامیاتی فوڈ تیار کر رہے ہیں ان کی تعداد ۲۲۸۷ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ تعداد پورے ملک کی ضروریات پوری نہیں کر سکتی۔ اس لئے برطانیہ کو بہت سی کھانے پینے والی چیزیں دیگر ممالک سے امپورٹ کرنی پڑتی ہیں۔ اس کے ساتھ اگر اس بات کو بھی مدنظر رکھیں کہ ہر ملک کے اپنے قوانین ہیں جن کی رُو سے کوئی فوڈ نامیاتی کہلا سکتی ہے یا نہیں۔ اس لئے باہر سے امپورٹ شدہ خوراک برطانیہ کے قانون کے مطابق نامیاتی ہے یا نہیں۔ کیا برطانیہ کے گاہکوں کے ساتھ دھوکا تو نہیں ہو رہا۔ مثال کے طور پر میکسیکو میں فصلوں پر ایک کیمیکل Gyblerie Acid استعمال کیا جاتا ہے جو فصل کی بڑھوتی میں مدد دیتا ہے۔ اسی طرح وہاں ایسی فصلوں کے لئے انسانی فضلہ بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس طرح سے تیار شدہ سبزیاں اور پھل نامیاتی ہی کہلاتی ہیں اور ان پر آرگینک فوڈ کا لیبل لگا ہوتا ہے جو برطانیہ میں آ کر نامیاتی فوڈ کے طور پر فروخت ہوتی ہیں مگر یہ کیمیکل اور انسانی فضلہ بطور پودوں کی خوراک برطانیہ میں منع ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو خوراک میکسیکو سے آرگینک کے لیبل سے برطانیہ کے لئے روانہ ہو گی وہ یہاں اسی نام سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گی مگر دراصل وہ برطانوی معیار سے گری ہوئی ہو گی۔ کیونکہ اصلی نامیاتی فوڈ وہی ہو گی جس کے تیار کرنے کے سلسلہ میں کوئی کیمیکل جو انسانی زندگی کے لئے مضر ہو استعمال نہ کیا جائے۔

برطانیہ کو اپنے ملک کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سردست نامیاتی فوڈ کا ۸۰ فیصد حصہ باہر سے امپورٹ کرنا پڑتا ہے کیونکہ اب نامیاتی فوڈ لوگوں میں زیادہ مقبول ہونے لگی ہے۔

برطانیہ کے ایک بہت بڑے فوڈ اسٹور "آئس لینڈ" نے حال ہی میں اعلان کیا ہے کہ وہ صرف نامیاتی پھل اور سبزیاں فروخت کرے گا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے یورپی اور غیر یورپی مارکیٹوں کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ پولینڈ، سربیا اور چیکوسلاواکیہ میں جس فوڈ پر نامیاتی ہونے کا لیبل لگایا جا رہا ہے وہ برطانوی معیار کے مطابق نہیں۔

یورپ کے دیگر ممالک میں بھی حالات تسلی بخش نہیں۔ مثلاً سپین سے برطانیہ آنے والے مالٹوں کو جب ٹسٹ کیا گیا تو ان پر کیڑے مارنے والی دوائیوں کے اجزاء پائے گئے۔ اسی طرح فرانس سے آنے والی گندم جسے آرگینک (Organic) ظاہر کیا گیا تھا وہ دراصل نامیاتی طریق کے مطابق تیار نہیں کی گئی تھی۔

لوگ اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ جو اجناس، پھل اور سبزیاں کم سے کم دوائیوں کے سپرے کے استعمال سے تیار کی جائیں وہ ماحول کو بھی گندا نہیں کرتیں اور صحت کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے جو دوائیاں فصلوں پر استعمال کی جائیں گی وہ بارش کی وجہ سے آہستہ آہستہ ندی نالوں اور دریاؤں میں چلی جائیں گی اور وہاں کے پانی کو Pollute کر دیں گی اور اس طرح پانی میں پلنے والے جانور اور مچھلیاں وغیرہ بھی متاثر ہوں گی۔

اگر پولٹری فارم کی انڈسٹری پر غور کیا جائے تو یہاں بھی مختلف ممالک میں مختلف معیار مقرر ہیں مثلاً ساؤتھ افریقہ میں اگر مرغیوں کو ۲۰ فیصد غیر نامیاتی فوڈ کھلائی جائے تو وہ مرغی نامیاتی طور پر پلی ہوئی شمار ہو گی۔ اسی طرح اگر بیمار جانوروں کو کسی ڈرگ کا ٹیکہ لگا دیا جائے تو اسے بھی نامیاتی طور پر تیار مرغی کہیں گے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسی مرغیوں کے گوشت میں اینٹی بائیوٹک دوائیاں تحلیل کر جاتی ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ تنزانیہ اور تعمیر مساجد

(رپورٹ:مبارک محمود مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال جماعت احمدیہ تنزانیہ کو ایک سو مساجد کی تعمیر کا ٹارگٹ دیا تھا۔ حضور پرنور کے ارشادات کی روشنی میں نیشنل اور صوبائی سطح پر تعمیر مساجد کی کمیٹیاں بنائی گئیں جنہوں نے ہر علاقہ اور صوبے کا جائزہ لے کر تعمیر مساجد کا منصوبہ بنایا اور فوری طور پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا۔ جوں جوں مساجد کی تعمیر مکمل ہوتی گئی ان کا ساتھ ساتھ افتتاح بھی کیا جاتا رہا۔ اس وقت تک تنزانیہ میں درج ذیل مقامات پر نئی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں:

☆......صوبہ ٹانگا(Tanga) میں:
مسینتے(Msente)، لوبینو(Lubinu) اور ڈلونی(Duluni) جماعت میں۔

☆......صوبہ کوسٹ(Coast) میں:
کیباہاسانگانی(Kibaha Msangani) میں۔

☆......صوبہ مارا(Mara) میں:
سونگا(Songa)، منگوچا(Mangucha) اور مریبا(Muriba) میں۔

☆......صوبہ ارنگا(Iringa) میں: ازازی (Izazi) مناڈانی(Mnadani)، مکنگوگو(Mkungugu)، کنیگیمباسی(Kinegembasi)۔

☆......صوبہ موروگورو(Morogoro) میں:
مکیونی(Mkuyuni)، مولازی(Mwalazi) اور افکارا(Ifkara)۔

☆......صوبہ رووما (Ruvuma) میں:
لوٹوکیرا(Lutukira) ملایویو(Mlayuyu) اور مکولا(Makula) میں مساجد مکمل ہو چکی ہیں۔

اس سلسلہ میں اور بہت سی جگہوں پر پلاٹ خریدے جا چکے ہیں اور بعض جگہوں پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ ذیل میں تین مساجد کے افتتاحی پروگراموں کی قدرے تفصیلی رپورٹ پیش ہے:

(ا)۔کینی گیمباسی (Kinengembasi):

تنزانیہ کے شمال میں صوبہ ارنگا (Iringa) میں زیمبیا جانے والی شاہراہ پر یہ گاؤں آباد ہے۔ یہاں ماہ فروری میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ کینیگمباسی مہیہے(Mhehe)(لوکل زبان) کا لفظ ہے جس کا عربی زبان میں ترجمہ ربوہ ہے۔ اس علاقہ میں ایک دوست نے نصف ایکڑ کا پلاٹ برلب سڑک جماعت کو پیش کیا۔ جماعت نے فوری طور پر مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا۔ جب علاقہ کے مخالفین کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو وہ ٹولیوں کی صورت میں آکر فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے عطیہ دینے والے شخص کو ورغلانے لگے۔ لیکن پلاٹ کا عطیہ دینے والے اس نواحمدی نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ میں سوچ سمجھ کر احمدی ہوا ہوں اور اب احمدیت کے لئے یہ پلاٹ تو کیا اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوں۔

غیر احمدیوں کے فتنہ کی وجہ سے جلد از جلد مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ نواحمدیوں نے ایک ہی ہفتہ میں ۳۰×۴۰ فٹ کی ایک خوبصورت مسجد تعمیر کر دی اور ساتھ ہی "احمدیہ مسلم مسجد" کا بورڈ لگا دیا گیا۔

مورخہ ۲۶/مارچ ۲۰۰۰ء بروز اتوار اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمود احمد شاد صاحب مبلغ سلسلہ ارنگا نے تاریخ مسجد بیان کی۔ بعدازاں مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ نے مسجد کا افتتاح کیا اور اپنے خطاب میں نواحمدیوں کو نمازیں پڑھنے اور مسجد کی آبادکاری کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر حاضرین کے سوالات کے جواب بھی دئے۔

(۲)۔کی باہا مسانگانی (Kibaha Msangani)

یہ جماعت ضلع کیباہا صوبہ کوسٹ میں ہے جو کہ دارالسلام شہر سے ۴۰ کلو میٹر دور ہے۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد خاکسار مبارک محمود، مبلغ سلسلہ نے ۲۹/فروری ۲۰۰۰ء کو رکھا۔ اس شہر میں یہ پہلی اور ایک ہی مسجد ہے جو پختہ اور خوبصورت بنائی گئی ہے۔

مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر ۱۱/جون ۲۰۰۰ء کو اس کے افتتاح کا پروگرام رکھا گیا۔ افتتاح کی تقریب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی دن تبلیغی جلسہ رکھا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب درانی، امیر و مبلغ انچارج نے تعمیر مساجد اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور مقامی احباب کو تلقین کی کہ اس مسجد کو نمازیوں سے اس قدر بھر دیں کہ جماعت جلد ہی پھر اس مسجد کو وسیع کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اس کے بعد مکرم بکری عبید صاحب مبلغ سلسلہ، معلم عبداللہ مبانگا اور مکرم عبدالرحمٰن مالے صاحب نے تبلیغی عنوانات پر حاضرین سے خطاب کیا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد دوسرے اجلاس میں مجلس سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام تین گھنٹے تک جاری رہا۔

اس تقریب کے لئے ۱۴ سپیشل گاڑیوں کے ذریعہ احباب و مستورات تشریف لائے۔ ان کے علاوہ مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

(۳)۔مکونگوگو (Mkungugu)

یہ جماعت صوبہ ارنگا میں نومبر ۱۹۹۹ء میں قائم کی گئی تھی۔ اس کے بعد مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا جبکہ اس سے قبل گاؤں کے غیر احمدی امام نے ایک مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا تھا اور صرف دیواریں تعمیر کر سکا تھا۔ مزید تعمیر کے لئے ارنگا شہر میں مسلمان تاجروں سے رابطے بھی کئے لیکن مدد حاصل کرنے میں ناکام رہا۔

یہاں جماعت قائم ہونے پر نومبایعین نے مسجد کی تعمیر کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اسی مسجد کو مکمل کر لیا جائے لیکن جماعت نے الگ احمدیہ مسجد بنانے کا پروگرام بنایا۔ اس سلسلہ میں گاؤں کے عین وسط میں برلب سڑک ایک نومبائع دوست مکرم جعفر صاحب نے نصف ایکڑ کا پلاٹ جماعت کو تحفۃً پیش کیا۔ اس پلاٹ پر ماہ مئی ۲۰۰۰ء میں مسجد کی تعمیر شروع کی گئی اور ساتھ ہی مسجد کے نام کا بورڈ بھی سڑک پر لگا دیا گیا۔ جب دشمنوں نے یہ بورڈ دیکھا تو ٹولیوں کی شکل میں گاؤں کے غیر احمدی امام کے ساتھ اس نومبائع کے پاس پہنچے اور اسے ورغلانے کی بہت کوشش کی اور لالچ بھی دیا اور کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ مگر اس نومبائع نے صاف انکار کر دیا۔ پھر اسے دھمکی بھی دی کہ ہم تمہیں صرف تین دن دیتے ہیں۔ تین دنوں کے اندر اندر اس بورڈ کو اتار دو اور قادیانیوں کو یہاں سے نکال دو۔ اس نے جواباً کہا کہ میں نے خوب سوچ سمجھ کر احمدیت قبول کی ہے، احمدیوں کو یہاں سے نکالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک بورڈ کا تعلق ہے اگر ہمت ہے تو خود اتار کر دیکھیں۔ پھر اس گاؤں کا امام نے دیہی گورنمنٹ کے سامنے اس احمدی پلاٹ دینے والے کو پیش کیا کہ ہم نے یہ پلاٹ اس کے والد سے مسجد کے لئے خریدا تھا، اب یہ ہمیں واپس کرے۔ اس پر احمدی نے جواب دیا کہ ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔ لیکن وہ امام اور اس کے ساتھی کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے اور ذلیل و رسوا ہو کر دیہی گورنمنٹ کے چیئرمین کے آفس سے باہر نکلے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے یہ مسجد دو ہفتوں میں مکمل کر لی جبکہ اس کے مخالف امام کی مسجد کی ایک سال سے دیواریں بغیر چھت کے گرا چاہتی ہیں۔ گاؤں کے سب لوگ احمدیہ مسجد میں نمازیں پڑھتے ہیں اور یہ اس علاقہ کی پختہ میناروں والی پہلی مسجد ہے۔ اس مسجد کا افتتاح ۲۶/جون ۲۰۰۰ء کو عمل میں آیا۔

اس تقریب میں شرکت کے لئے مکرم مظفر احمد درانی صاحب امیر و مبلغ انچارج کی قیادت میں ۱۳۔افراد پر مشتمل مرکزی وفد بھی پہنچا۔ تلاوت و نظم کے بعد مقامی عہدیداران اور مکرم محمود احمد شاد صاحب صوبائی مبلغ نے مسجد کی تاریخ بیان کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم تعمیر مساجد کے سلسلے میں دو گروہوں کا ذکر کرتا ہے۔ ان میں سے ایک خدا کے وہ ایمان دار بندے ہیں جو خدا کی خاطر مساجد تعمیر کرتے ہیں اور یہ جماعت احمدیہ کا گروہ ہے اور دوسرا گروہ ان ظالموں کا ہے جو خدا کے گھروں کی تعمیر میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں اور اس کی ویرانی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے بوضاحت بتایا کہ تعمیر مسجد میں رکاوٹیں ڈالنے والوں کو آپ ایک شکست دے چکے ہیں۔ اب آپ نے مسجد کو نمازیوں سے بھر کر مسجد کی ویرانی کے درپے ٹولہ کو شکست دینی ہے۔ اور جب آپ "رَبُّنَااللّٰه" کہتے ہوئے استقامت سے کھڑے ہونگے تو آپ کا دشمن بالآخر ذلیل ہو کر بیٹھ جائے گا۔ اس خطاب کے بعد دیگر مرکزی مہمانوں نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جن میں میجر ریٹائرڈ عبدالرحمٰن صاحب صدر تبلیغی بورڈ دارالسلام بھی شامل ہیں۔

تمام حاضر بچوں میں افتتاح کی خوشی میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے
اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ تنزانیہ کو ان مساجد کو اللہ کے نیک مخلص نمازی بندوں سے بھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجلس موصیان اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم سیکھنے، قرآن کریم کے نور سے منور ہونے، قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے..........اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دئے جائیں۔

اسی لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے بگاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰/اپریل ۱۹۶۹ء)

بقیہ :خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۴

پاکستان کے کچھ متفرق واقعات

حضور نے فرمایا کہ اب میں پاکستان کے کچھ متفرق واقعات بیان کرتا ہوں۔

اعجازی شفا

میاں فہیم احمد صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں:

"میری خالہ مجیدہ ملک نے تقریباً ۵ماہ قبل بیعت کی تھی اور جماعت کو ۲۰لاکھ روپے اور ساتھ اپنی پانچ کوٹھیاں بھی دینے کا عزم کیا تھا۔ موصوفہ ۲۰سال سے معذور تھی۔ نہ ہل سکتی تھی اور نہ ہی خود کام کر سکتی تھی۔ انہیں جوڑوں کی درد تھی۔ انہیں جب ربوہ بیعت کے لئے لے کر گئے تو تین چار عورتوں نے سہارا دے کر گاڑی سے اتارا اور بمشکل انہیں کمرے تک پہنچایا۔

بیعت کرنے کے بعد ان کے سب غیر احمدی رشتہ داروں نے کہا کہ اب تم ذلیل ہو جاؤ گی اور مر جاؤ گی۔ آخری عمر میں تم نے کیا کیا۔ لیکن وہ خدا کے فضل سے بہت ثابت قدم رہیں۔ عمر ۶۵سال ہے۔ جولائی کے مہینہ میں ان کی طبیعت بہت خراب ہو گئی اور ڈاکٹروں نے کہا کہ ان کی ٹانگیں بالکل جواب دے چکی ہیں بہتر ہے کہ نئے "گوڈے" ڈلوائیں۔ احمدی عزیز انہیں ہسپتال میں داخل کروانے کا سوچ ہی رہے تھے کہ دو روز بعد انہوں نے رؤیا میں مجھے دیکھا اور اپنے ہاتھ میرے ہاتھ میں دئے اور ساتھ یہ کہا کہ میرے ہاتھ سیدھے نہیں ہوتے مجھے بہت تکلیف ہے۔ میں نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور کہا فکر نہ کریں۔ انشاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گی، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کروں گا۔ پھر ان کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے صبح اٹھ کر اپنی خواب سب کو سنائی۔ ابھی دو تین دن ہی گزرے تھے کہ ان کے ہاتھ ٹھیک ہونے شروع ہو گئے۔ پھر ان کی ٹانگیں ٹھیک ہو گئیں۔ اب اللہ کے فضل سے وہ پیدل چلتی ہیں۔ اپنی روٹی خود پکاتی ہیں۔ سیڑھیاں چڑھتی ہیں۔ ہاتھ اوپر کر کے پھر نیچے زمین کو لگاتی ہیں۔ اپنے پوتے کو جس کی عمر تین سال ہے اٹھاتی ہیں۔ اس معجزے کو دیکھ کر ان کا جو ایک بیٹا تھا اب اللہ کے فضل سے مع اہل و عیال احمدیت میں داخل ہو چکا ہے اور اس کے بہت سے اور دوست بھی بیعت کر چکے ہیں۔

پاکستان کے چند عبرتناک واقعات

جماعت کے نہایت مخالف، گستاخ اور معاند مولوی عبدالواحد مخدوم جوڑاور کے رہنے والے تھے، ۱۸/فروری ۲۰۰۰ء بروز جمعہ ایک حادثہ میں ٹرالی کے نیچے کچلے گئے اور ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کے وقت مقتول اپنے دو دیگر ساتھیوں کے ہمراہ موٹر سائیکل پر سوار تھے اور جماعت احمدیہ کے خلاف جلسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں اشتہار لگانے کی مہم پر تھے۔ چند دنوں میں متعدد دیہاتوں میں ان کا جماعت کے خلاف جلسے کروانے کا پروگرام تھا۔ عبدالواحد مخدوم اس حادثہ میں موقع پر ہی ہلاک ہو گیا جب کہ دو ساتھی زخمی ہو گئے۔ منظور چنیوٹی کے دست راست تھے اور ربوہ کے نواحی دیہات میں جماعت کے خلاف محاذ سنبھالا ہوا تھا۔ زبان درازی میں پنڈت لیکھرام ثانی تھا اپنی ہلاکت سے پورے علاقہ میں جماعت کی صداقت کا نشان بن گیا۔

۲۸/فروری ۲۰۰۰ء کو جماعت احمدیہ چک ۵۵ ضلع ساہیوال میں وہاں کے ایک غیر احمدی مولوی نے چیچہ وطنی شہر سے چند علماء کو بلا کر جماعت احمدیہ کے خلاف پولیس کی حفاظت میں سخت دشنام اندازی کی۔ تقریباً ایک ماہ بعد مولوی موصوف (محمد سعید) دنیاپور سے بارات کی واپسی پر عارف والا شہر کے قریب اپنی بیوی بچہ اور برادر نسبتی سمیت کار کے حادثہ میں ہلاک ہو گیا۔ اس مولوی کی قل خوانی کی تقریب میں دیگر مولویوں نے کہا کہ احمدی شاید خوش ہونگے کہ ان کی وجہ سے ہمارا مولوی ہلاک ہوا ہے مگر ہم اپنی تحریک جاری رکھیں گے۔

ضلع بدین سندھ میں کھوسکی کے ساتھ ۵ میل پر شادی لارج چھوٹا سا شہر ہے وہاں پر صوفی محمد خان نامی ایک شخص رہتا تھا شروع میں اخبار جسارت کا نمائندہ بنا۔ ساتھ ساتھ ایجنسیوں کا بھی نمائندہ بن گیا۔ کچھ عرصہ پہلے اخبار جسارت کی نمائندگی ختم ہو گئی۔ اس کے بعد اُمت اخبار کراچی کا نمائندہ بن گیا۔ اس کے مشن میں یہ شامل تھا کہ جماعت کے خلاف لکھنا، جماعت کی ڈاک سنسر کرنا، جماعت کے جو اجتماع، جلسے وغیرہ ہوتے ہیں ان کی رپورٹ کرنا۔ حتی کہ ہر وقت اس کی کوشش رہتی تھی کہ جماعت کو پریشان کیا جائے۔ ۱۵روز قبل دن کے بارہ بجے ایاز خٹک نامی لڑکے نے شادی لارج شہر میں صوفی محمد خان کو قتل کر دیا۔ قتل کر کے ایاز خٹک خود تھانہ میں حاضر ہو گیا تاکہ کسی احمدی پر جھوٹا الزام نہ لگایا جاسکے۔ ۴ گھنٹے تک لاش سڑک پر پڑی رہی اور بڑی عبرتناک موت تھی۔

صدر صاحب چک نمبر ۱ہانس ضلع ملتان لکھتے ہیں کہ چک میں ایک مولوی محمد بخش عرصہ ایک سال سے جماعت کی شدید مخالفت کر رہا تھا۔ مختلف مواقع پر گاؤں میں جلسے کرواتا۔ شر پسند ملاؤں کو بلاتا اور جماعت کے خلاف بدزبانی کرواتا۔ مولوی مذکور ۱۰/مئی ۲۰۰۰ء کو اپنے بھائیوں کے پاس ضلع مظفر گڑھ گیا جو اس کا اپنا آبائی گاؤں بھی تھا۔ وہاں پر بھائیوں کے ساتھ مالی معاملات پر جھگڑا ہوا جس پر انہوں نے مولوی مذکور کو تشدد کا نشانہ بنایا اور اتنا تشدد کیا کہ اس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ جنازے میں گاؤں کے صرف ۹۔افراد نے شرکت کی۔ اس واقعہ کی اطلاع پر ان کے آبائی گاؤں سے بھی لوگ جنازے میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے مگر راستہ میں بس کے دونوں ٹائر پھٹ گئے جس کی وجہ سے یہ لوگ نہ تو مولوی کا جنازہ پڑھ سکے اور نہ ہی منہ دیکھ سکے۔

مولوی یوسف لدھیانوی کا بیان

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب میں جناب مولوی یوسف لدھیانوی صاحب کا ایک بیان آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس سے اندازہ ہو گا کہ کتنی جھوٹی قوم ہے جن سے ہمیں واسطہ پڑا ہے۔

ٹنڈو آدم سندھ میں ختم نبوت کی چوتھی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولوی یوسف لدھیانوی نے کہا:

"مرزا قادیانی سے لے کر مرزا ناصر تک قادیانیوں کے تمام روحانی پیشواؤں کی موت عبرتناک ہوئی ہے اور موجودہ قادیانی لیڈر مرزا طاہر احمد بھی فالج کے حملے سے موت کے بستر پر پڑا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے ربّ سے ملاقات کے لئے ہر وقت تیار ہوں لیکن ایک دعا ہے کہ مرزا طاہر احمد میری زندگی میں مر جائے"۔(رسالہ ختم نبوت صفحہ۲۵۔ جلد ۱۸شمارہ ۲۶۔مورخہ ۱۹ تا ۲۵/نومبر ۱۹۹۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے وہ میری زندگی میں مر کر اپنے جھوٹا ہونے پر مہر ثبت کر گیا۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور اگر تیرا غضب میرے پر نہیں ہے اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔

دیکھ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر اور کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ جبکہ تُو نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ مَیں تیری ہر ایک دعا کو قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ تبھی سے میری روح دعاؤں کی طرف دوڑتی ہے اور میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔ اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تُو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور اُن کی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں، جھکتا ہے۔ اب تیری طرف اور تیرے فیصلے کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو اور میں کسی مخالف کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ اُن کو کسی مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔

یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں ہے۔ میری روح گواہی دیتی ہے کہ تُو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح تحدی کرتے ہیں اور ان کی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راستباز نبیوں کی۔ وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں۔ بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے۔ مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں۔ تیری نصرت اور تائید اور تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین"۔(المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ۵/ نومبر ۱۸۹۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلے سال کی کامیابیاں تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے کروڑوں تک پہنچی ہیں۔ ابھی دو سال باقی ہیں۔ اب آگے آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے اور مولوی کس قدر اپنے سینے کے ابال میں ابلتے اور جلتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اب احمدیت کی دنیا بھر میں ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ ناممکن ہے۔ جتنا چاہیں زور لگائیں۔ ایڑی چوٹی کا زور لگائیں یقیناً ناکام اور نامراد رہیں گے اور احمدیت دن بدن ترقی کرتی چلی جائے گی۔ پس دعاؤں کے ذریعہ ان کوششوں کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔ اب اس کے بعد میں اس خطاب کو ختم کرتا ہوں اور آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

۞۞۞......۞۞......۞۞۞

امداد طلباء

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج لیول پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

یہ رقم بمد آمد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

مجلس عرفان

(۱۸؍فروری ۲۰۰۰ء)

(مرتبہ: غلام مصطفی تبسم)

(۱۸؍فروری ۲۰۰۰ء کو مسجد فضل لندن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ ہمیں امید ہے کہ احباب ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے احباب کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ مفید اور معلوماتی مجلس عرفان میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے)

(ادارہ)

سوال: خطرناک بیماریاں جو انسان کے اندر پوشیدہ ہوتی ہیں ان سے بچنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر کون سی دعائیں کرنی چاہئیں؟

جواب: دراصل پوشیدہ بیماریاں ہوں یا ظاہری بیماریاں ہوں ایک دعا ایسی ہے جو ان سب میں بہت کام آتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ فَاشْفِ مَرْضَانَا شِفَاءً کَامِلًا لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ اس دعا کی میں بہت پابندی کرتا ہوں اور اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی جو دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں ان کے لئے یہ دعا کرتا ہوں تو آپ بھی یہ دعا کیا کریں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا شفاء دینے والا تو ہی ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی اور شفا نہیں ہے۔ پس ہمارے مریضوں کو اچھا کر دے، شفا دے جلدی، کامل ایسی شفا کہ اس کے بعد بیماری کا بداثر باقی نہ رہے۔

اس کے سوا ایک اور دعا بھی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا۔ وہ بھی بہت پیاری دعا ہے فَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْن کہ بیمار تو میں ہوتا ہوں اور اچھا اللہ میاں کرتا ہے۔ میرا خدا کتنا مہربان ہے کہ اپنی غلطیوں سے میں بیمار ہوتا ہوں، کوتاہیوں سے بیمار ہوتا ہوں اور جب اچھا کرتا ہے تو میرا خدا اچھا کر دیتا ہے۔ تو اس دعا کو بھی یاد رکھیں۔

پھر ایک عمومی دعا ہے جس کو اسم اعظم کا نام بھی دیا گیا ہے۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ یہ تین دعائیں ایسی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے سوال کے جواب میں کافی ہونگی ویسے جو دل میں آئے دعا کریں۔

سوال: آتش فشاں پہاڑ کیوں پھٹتے ہیں؟

جواب: حضور نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اس کا ایک حصے کا جواب تو ابھی ہو چکا ہے۔ یہ سوال پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو میں عمومی طور پر تو جانتا ہوں لیکن میں نے پسند کیا ہے کہ علمی طور پر اس کا کوئی ٹھوس جواب دیا جائے۔ جو علماء اس فن کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہو۔ اتفاق سے جب یہ سوال آیا تو دوسرے دن ہی الفضل میں ایک تفصیلی مضمون بھی آگیا (الفضل ربوہ ۲؍فروری ۲۰۰۰ء) وہ بھی آتش فشانوں کے پھٹنے کے متعلق تھا۔ تو میں نے سوچا کہ اس سے اور دوسرے ماہرین کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ہمارے جو پرائیویٹ سیکرٹری ہیں منیر احمد صاحب جاوید، ان کی بیٹی بھی بڑی ہوشیار اور قابل ہے انہوں نے انٹرنیٹ سے یہی سوال کر کے کچھ معلومات اکٹھی کیں۔ پھر میں نے سب کو جوڑ دیا اور سنئے ذرا زمین کا جو مرکز ہے اندر زمین میں وہ ہمیشہ اُبلا ہوا رہتا ہے، پگھلی ہوئی حالت میں ہے۔ اس کا درجہ حرارت ۵۰۰۰ سنٹی گریڈ ہے اور ۵۰۰۰ سنٹی گریڈ پر لوہا، پتھر ہر چیز پگھل جاتی ہے۔ کوئی چیز بھی ٹھوس حالت میں رہ نہیں سکتی۔ اس پگھلے ہوئے مادے کو اصطلاح میں میگما کہا جاتا ہے۔ یہ بعض جگہ زمین کی سطح سے صرف پندرہ میل اندر کی طرف ہے یعنی آپ جس کو زمین کی سطح سمجھ رہے ہیں اس سے صرف پندرہ میل نیچے اتریں تو میگما شروع ہو جائے گا اور بعض جگہ ایک سو میل نیچے ہے۔ اس میگما میں اندر ہی اندر جو گیسیں پیدا ہوتی ہیں وہ ہلکی ہونے کی وجہ سے اوپر آتی رہتی ہیں۔ تو پگھلا ہوا میگما تو نیچے ہی رہتا ہے اس کی گیسیں اوپر چڑھتی جاتی ہیں اور بڑا سخت دباؤ ڈالتی ہیں۔ اب اوپر خول ہے۔ جب وہ گیسیں اس پر دباؤ ڈالتی ہیں تو ان کا دباؤ بڑھتا جاتا ہے اور خول اس کو بند رکھتا ہے۔ بہت دیر تک یہاں تک کہ اتنا زیادہ دباؤ پڑتا ہے کہ جب وہ پھٹتا ہے تو بہت سخت زلزلہ آتا ہے، بے انتہا تباہی مچتی ہے اور جو اس کے نتیجہ میں لاوا ہے وہ پھوٹ کے بہت دور دور تک چلا جاتا ہے۔ اب میں آپ کو سمجھانے کی خاطر وہ مثالیں بھی دوں گا کہ یہ دنیا میں بڑے بڑے آتش فشاں پہاڑ کیسے پھٹے ہیں، طاقتیں کتنی کتنی تھیں، تو آپ کو اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کی طاقت ایٹم بم وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ جو زمین کے اندر خدا تعالیٰ نے مادے پیدا کئے ہوئے ہیں ان کے پھٹنے سے جو قیامت آتی ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ وہ مادہ اتنے زور سے پھٹتا ہے کہ سینکڑوں ٹن کے پتھر اٹھا کے اوپر چڑھا دیتا ہے اور بعض دفعہ اتنا زیادہ زور ہوتا ہے کہ آتش فشاں پہاڑ خود پھٹ کر بے چارہ دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ایک ادھر گر گیا ایک اُدھر گر گیا۔ اب ایک اور بھی اس سے سلسلہ چلتا ہے۔ اندر کا مادہ نکل نکل کر آتش فشاں پہاڑ سے باہر چلا جاتا ہے، پیچھے خلا سارہ جاتا ہے۔ اوپر کے پتھر، پہاڑ، چٹانیں وغیرہ اندر گر جاتی ہیں اس طرح آتش فشاں پہاڑ کے اندر نیچے تک پتھر اور چٹانیں وغیرہ دوبارہ داخل ہو جاتی ہیں اور ان کو جب اوپر سے دیکھا جائے تو بہت بڑا ایک خلا نظر آتا ہے۔ ان میں پھر آہستہ آہستہ جھیلیں وغیرہ بنتی ہیں، آسمان سے بارش نازل ہوتی رہتی ہے وہ پانی اس گڑھے میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

ایک امریکہ میں ہے یہ چھ میل چوڑی ہے اور تقریباً اسی قدر لمبی یعنی چھ میل چوڑی چھ میل لمبی ہے اور اس میں آہستہ آہستہ پتہ نہیں کس مدت سے پانی جمع ہو رہا ہے۔ وہ ایک بہت ہی خوبصورت عظیم الشان جھیل اونچائی پر بن گئی ہے۔ اور اس کی گہرائی پتہ ہے کتنی ہے؟ ۱۹۳۲ فٹ۔ بے شمار گہرائی ہے۔ یہ آتش فشاں پہاڑ سے جو مادے گرتے رہتے ہیں ان سے آہستہ آہستہ پھر پتھریلے ٹیلے بننے شروع ہو جاتے ہیں، پھر مٹی کی تہہ جمتی ہے تو اونچی جگہیں جس کو عربی میں ربوہ بھی کہتے ہیں اس قسم کا علاقہ بن جاتا ہے۔

اچھا اور سنئے عجیب و غریب واقعات۔ سمندر میں جب آتش فشاں پھٹتے ہیں باہر ہی نہیں سمندر کے اندر بھی آتش فشاں ہوتے ہیں تو بعض دفعہ اتنے شدید طوفان آتے ہیں کہ ایک دفعہ انڈونیشیا کے قریب زیر سمندر آتش فشاں پہاڑ پھٹا تو اس کے نتیجے میں اتنی سمندری لہریں بلند ہوئیں کہ سماٹرا اور جاوا کے ساحل کی طرف لپکیں اور ان کی وجہ سے ۳۶ ہزار آدمی ڈوب کر مر گئے۔ اس آتش فشاں کے پھٹنے سے جو دھماکہ ہوا ہے کسی کو اندازہ ہے کہ کتنی دور تک آواز گئی ہو گی؟۔ کوئی بتا سکتا ہے آپ میں سے (حاضرین سے مخاطب ہو کر) کتنی دور تک آواز گئی ہو گی۔ میں بتاتا ہوں ۳۰۰۰ میل دور تک آواز گئی تھی۔ اس جگہ جہاں آتش فشاں پہاڑ پھٹا تھا اس سے ۳۰۰۰ میل دور تک اس دھماکے کی آواز گئی تھی۔ اندازہ کریں کتنی خوفناک آواز ہو گی۔ امریکہ میں ایک بہت بڑا آتش فشاں پہاڑ پھٹا تھا اس سے چند منٹوں میں پورا سینٹ پیٹر برگ کلیۃً تباہ ہو گیا تھا اور ۳۸ ہزار جانیں تباہ ہوئی تھیں۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ایٹم بم وغیرہ سے بہت زیادہ طاقت پیدا ہوتی ہے یعنی طاقت ریلیز ہوتی ہے، اس کی مثال دے رہا ہوں آپ کو۔ انڈونیشیا کا آتش فشاں پہاڑ ٹیمبورہ ۱۸۱۵ء میں پھٹا تو اس سے اتنی تباہی نکلی، اتنی توانائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے دریافت فرمایا کہ کتنے ایٹم بم کے برابر توانائی نکلی ہو گی جو بھی صحیح جواب دے گا اس کو انعام ملے گا۔ ایک صاحب نے بتایا کہ پانچ سو ایٹم بم کے برابر۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کمال ہے اتنی لمبی چھلانگ لگائی ہے آپ نے پانچ سو ایٹم بم۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ۶۰ لاکھ ایٹم بموں کے برابر تھی۔ حضور نے فرمایا ۶۰ لاکھ ایٹم بموں کے برابر اس کی توانائی ریلیز ہوئی تھی تو اللہ میاں کی شان ہے اس کی قدرت کے عجیب عجیب کام ہیں۔

سوال: میرا سوال حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ہے۔ قرآن کریم میں تین موقعوں پر ان کے لئے بریت یا ان کے لئے جو خبریں پہنچائیں کرتے کو ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے جیسے پہلے ان کے بھائی کرتہ لے کے آئے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس کہ ان کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ دوسرے موقع پر عزیز مصر کی بیوی نے ان پر الزام لگایا تو ان کی بریت کے لئے کرتے کو پیش کیا گیا اور تیسرے موقع پر جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو انہوں نے اپنی زندگی کی خوشخبری سنائی تھی تو اس وقت بھی کرتے کو ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے تو اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ کرتے کے متعلق کئی بار میں بتا چکا ہوں۔ تین ہوں یا کم ہوں یا زیادہ اس کی بحث نہیں ہے۔ کرتے کا ذکر بہت ہی پر حکمت اور اعجازی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف سے کہا تھا کہ اگر اس نے بھائیوں کو یہ خواب سنا دی تو اس سے برائی کریں گے اور اس کو مارنے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے یہی کوشش کی۔ جب وہ صحرا میں لے گئے شکار کے بہانے تو وہاں خدا تعالیٰ نے چونکہ ان کو بچانا تھا اس لئے ان کے ایک بھائی کو جو نسبتاً نیک تھا، خیال آیا کہ بجائے اس کے کہ اس کو قتل کیا جائے بہتر یہی ہے کہ اس کو کنوئیں میں پھینک دیا جائے اور اتفاق سے وہ کنواں ایسا تھا جو تقریباً اندھا تھا، اس میں اتنا پانی نہیں تھا کہ کوئی بچہ ڈوب سکے۔ آگے جو بات آتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ نہ کچھ پانی اس کی تہہ میں ضرور موجود تھا کیونکہ قافلے جو گزرا کرتے تھے وہ اس میں ڈول ڈالا کرتے تھے۔ تو جب حضرت یوسفؑ کو پھینک دیا گیا تو ان کو خیال آیا کہ ابا کو جا کے کیا بتائیں گے۔ تو اس وقت قمیص کا ذکر چلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کی قمیص ہم لے کے آئے ہیں ان کو بھیڑیا کھا گیا تھا اور اس پر خون لگا ہوا ہے۔ اس زمانے میں یہ تحقیق تو نہیں ہوتی تھی کہ یہ انسانی خون ہے یا جانور کا خون ہے۔ انہوں نے جو شکار کا خون تھا وہ قمیص کو پھاڑ کر اس پر لگا دیا تو پہلا ذکر قمیص کا اس طرح آتا ہے۔ حضرت یعقوبؑ کو

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

یقین تھا کہ یہ بات جھوٹ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے متعلق بڑی بڑی عظیم الشان خوشخبریاں دی ہوئی تھیں اور یقین تھا کہ یہ بچہ ان لوگوں سے نہیں مر سکتا۔ اس لئے آپ نے ان کو تو چھوڑ دیا کہ جھوٹ بول رہے ہیں لیکن ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔

اب یہی حضرت یوسف بڑے ہوئے اور ان کی قمیص کا ایک اور واقعہ ہے پیچھے سے پھٹے ہونا یا آگے سے پھٹے ہونے والا۔ زلیخا نے جب بدنیتی سے ان پر حملہ کیا، جھپٹی تو آپ بھاگے ہیں اور دروازے کی کنڈی کھولی۔ اس عرصہ میں اس نے پیچھے سے قمیص پکڑ لی اور کھینچ لی اور وہ پھٹ گئی۔ اس وقت اتفاق سے اس کا میاں بھی وہاں پہنچ گیا تھا اور اچانک اس نے شکایت لگائی کہ تم کیا کرو گے اس لڑکے سے یہ تو ایسا ظالم ہے۔ ہم نے اس کو بچے کی طرح پالا ہے اور اس نے مجھ پر حملہ کیا اور میری عزت لینا چاہتا تھا۔ تو خدا تعالیٰ نے وہاں بھی مدد فرمائی۔ ایک صاحب تھے ان کی محفل میں رہنے والے یا خاندان کے آدمی تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ یہ دیکھو کہ قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے یا پیچھے سے۔ اگر یوسف نے حملہ کیا ہو زلیخا پر تو اس کا گریبان پھٹنا چاہئے لیکن اگر زلیخا نے کیا ہوگا تو پیچھے سے پھٹی ہوگی۔ تو وہ قمیص جب دیکھی تو پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ تو یہ قمیص حضرت یوسف علیہ السلام کی ایک اور نشانی بن گئی اور اس بات پر پھر لمبا قصہ ہے کہ پھر قید میں کس طرح ڈالا گیا پھر ایک لمبا واقعہ ہے۔ بعد میں بھائی غلہ لینے آگئے۔ جب وہ واپس جانے لگے تو حضرت یوسف نے فرمایا کہ یہ میری قمیص لے جاؤ اور میرے باپ کو دینا وہ بات سمجھ جائیں گے انہیں یقین تھا کہ پہلی قمیص جھوٹی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا نے انہیں اس انجام تک پہنچایا ہو کیونکہ خواب میں دیکھا تھا کہ سارے بھائی بھی ماں باپ بھی سجدہ کررہے ہیں یعنی ان کے سامنے جھک گئے ہیں۔ ان کی اطاعت میں آگئے ہیں تو اس خیال سے یہ ناممکن تھا کہ خواب پوری نہ ہو اور حضرت یعقوب کو ایک لمحے کا بھی شک نہیں تھا تو جب وہ قمیص اپنی انہوں نے بھیجی تو پھر ان کو سمجھ آگئی کہ یہ یوسف کی قمیص ہے اس طرح اس قمیص کا تین دفعہ کا ذکر ملتا ہے۔

سوال: قرآن کریم کی ۱۱۴ سورتیں جو ہیں ان کے نام الہامی ہیں یا بعد میں تجویز ہوئے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب نام الہامی ہیں ایک بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے نہیں بنایا۔ سارے نام خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔

سوال: حضور کئی سورتوں کے ایک سے زیادہ نام ہیں!

جواب: حضور نے فرمایا ان میں بھی حکمتیں ہیں۔ یہ بتانے کی خاطر کہ ان سورتوں میں بہت سی برکتیں ہیں اور ناموں سے ان سورتوں کی برکت کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے مثلاً سورۃ فاتحہ ہے۔ فاتِحَۃُ الکتاب (شروع کرنے والی) کھولنے والی اور اس سورۃ کا نام شفا بھی ہے تو اور بہت سے نام ہیں سورۃ فاتحہ کے تو یہ اس کے مضامین کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بتایا گیا ہے۔ اور یہ اللہ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔

سوال: کچھ سورتیں مکی ہیں کچھ مدنی ہیں اور سورۃ المائدہ ہے اس کا کچھ حصہ مکہ میں نازل ہوا اور کچھ مدینہ میں۔ یہ کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ مکی ہے یا مدنی ہے۔

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہجرت کے بعد کی سورتیں مدنی کہلاتی ہیں اگرچہ وہ مکہ میں نازل ہوئی ہوں اور ہجرت سے پہلے کی سورتیں مکی ہی کہلائیں گی خواہ ان میں بعض آیات مدینہ میں بھی نازل ہوئی ہوں۔

(بشکریہ: روزنامہ الفضل ربوہ ۔ ۷؍جون ۲۰۰۰ء)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ ۱۳

عالم ہے کہ کروڑہا افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس اجلاس کے دوران ایک نظم مکرم محمد اسلم صاحب صابر آف ربوہ نے پڑھی۔

☆......☆......☆

جلسہ سالانہ مستورات کے موقع پر خواتین کی تقاریر

مورخہ ۲۹؍جولائی بروز اتوار صبح دس بجے مستورات کی جلسہ گاہ میں ایک اجلاس مکرمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ عارفہ امتیاز صاحبہ نے کی اور تلاوت کا انگریزی ترجمہ مکرمہ عطیہ خان صاحبہ آف یارکشائر نے پڑھا۔ تلاوت کے بعد عزیزہ قرۃ العین طاہر نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ طیبہ خان نے پڑھا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ طیبہ ہاشم احمد صاحبہ آف ہارٹلے پول کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع "آنحضور ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صحابیات کے قابل قدر نمونے" تھا۔ مقررہ نے اسلامی تاریخ اور احادیث نبویؐ کے حوالہ سے صحابیات کی ہمت و شجاعت اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر حضرت عمارہؓ، حضرت سمیہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت عائشہؓ، اور حضرت فاطمہؓ کے فدائیت کے جذبہ اور اسلام کی مدافعت، جوش سے بھرپور خدمات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے زخمیوں کی مرہم پٹی اور دیکھ بھال کے لئے بے خوف جنگوں میں کام کیا۔ مکرمہ طیبہ ہاشم صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی صحابیاتؓ کی دینی مہمات میں ان کی مستقل مزاجی اور جذبہ شوق کا احاطہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی صحابیاتؓ کے بھی چیدہ چیدہ ایمان افروز واقعات بیان کئے اور بتایا کہ انہوں نے کس رنگ میں قربانیاں کیں۔ مثال کے طور پر حضرت والدہ صاحبہ چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ، حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ حرم حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے زہد و تقویٰ، مالی قربانیوں اور فدائیت کا جذبہ اور عبادات میں انہماک کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اگر ہم تبلیغ کا صحیح حق ادا کرنا چاہتے ہیں اور کامیاب تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے دلوں کے اندر ویسا ہی جذبہ، جوش و ولولہ پیدا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حیرت انگیز حد تک ان نمونہ کی خواتین میں پایا جاتا تھا ہمارے اندر ویسا ہی ایمان پیدا ہونا چاہئے جیسا کہ ایمان اور یقین کامل کا جذبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ میں کار فرما تھا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ کی تھی۔ ان کی تقریر کا عنوان "بچوں کو دینی تعلیم و تربیت دینے کی اہمیت" تھا۔ انہوں نے بچوں کے مسائل اور تعلیم و تربیت کی ضرورت بیان کرنے سے پہلے اس بات کی نشان دہی فرمائی کہ دنیا میں اگرچہ بااخلاق اور بہادر بچے بھی ہیں لیکن اس کے برعکس ان بچوں کے پنپنے کے لئے آج جو ماحول انہیں میسر ہے اس میں تشدد اور نافرمانی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں سکولوں میں شوٹنگ کے واقعات، نسلی تعصب بڑھانے والے جرائم، عمر رسیدہ لوگوں پر مظالم، توڑ پھوڑ اور اسی قسم کے بے شمار جرائم نے ماحول کو پراگندہ کر دیا ہے بلکہ خطرناک بنا دیا ہے۔ ایسی دنیا میں رہتے ہوئے جہاں خوف اور بے یقینی ہو اور جرائم ایک کھیل بن چکا ہو وہاں اچھے بچوں کا مستقبل کیسے محفوظ کہا جا سکتا ہے۔ یہ وہ اہم ضرورت ہے جو ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کریں، ان کو مذہب کے قریب رکھنے کی کوشش کریں۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے، محبت اور عزت نفس کے فروغ پر زور دیتا ہے اور ہر قسم کی بداخلاقیوں کا قلع قمع کرتا ہے اور اس کی جگہ ایک مکمل، مؤدب اور خدا خوفی کی دنیا تعمیر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ بچوں کو بااخلاق بنانے کے لئے ہم ان کی رہنمائی کریں، مذہبی اقدار ان میں پیدا کریں تاکہ وہ تشدد پسند ماحول کا مقابلہ کر سکیں۔

جہاں تک احمدی عورت کا تعلق ہے اس پر اس لحاظ سے سب سے زیادہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسری عورتوں کی نسبت بہت سی سہولتیں عطا کی ہیں۔ ہمارے سامنے آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء اور صحابیات جیسی عظیم عورتوں کے نمونے موجود ہیں۔ محترمہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ نے مستورات کو توجہ دلائی کہ یہ ذمہ داریاں صرف ماؤں کی نہیں، بڑی ماؤں یعنی دادیوں، نانیوں اور سب بہنوں کی بھی ہے کہ وہ اپنی زندگی ایسے رنگ میں گزاریں کہ وہ آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ بن سکیں۔ جماعتی طور پر بچوں کی تربیت کے لئے اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ کی تنظیمیں موجود ہیں جہاں ان میں دیانتداری، عبادت، اخلاق، ہمدردی، خدمت، بشاشت، عزت نفس، شکر اور احسان مندی کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے اور ان کو بری باتوں سے بچایا جاتا ہے۔ یہ وہ ذمہ داری ہے جو بنیادی طور پر والدین کی ذمہ داری ہے۔ محترمہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ نے آخر پر زور دیا کہ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں سو فیصدی بچوں کے ساتھ تعلق کو استوار کرنا چاہئے اور ان میں فرمانبرداری کی روح کو زندہ کرنا چاہئے اور اسلامی آداب، طور طریقے، خدا تعالیٰ سے محبت، نماز اور تقویٰ جیسی خوبیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ پس جہاں بچوں کی دیگر ضروریات کا خیال اپنا فرض سمجھتے ہیں وہاں بچوں کی روحانی ضرورتوں کا خیال رکھنا بھی ہمارا اولین فرض ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینجر)

واقفین نو کے لئے ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"واقفین نو کے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں اس کے نتیجے میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍فروری ۱۹۸۹ء)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۵ ویں جلسہ سالانہ کے

پروگراموں کا ایک اجمالی خاکہ

(بشیرالدین احمد سامی۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل برطانیہ)

مورخہ ۲۸ر جولائی ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ایم مشانو صاحب امیر نائیجیریا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیراز صاحب آف کراچی نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم محمود احمد ملک صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی نے نظم پڑھی۔ بعدازاں مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب آف جلنگھم نے "مالی قربانیوں کی عظمت و اہمیت اور برکات" کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی اور بتایا کہ جو انسان اپنی نہایت قیمتی چیز دوسرے کی ضرورت کے لئے پیش کردے وہی قربانی اصل میں قربانی کہلاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ابتدائی زمانہ میں اسلام میں جان کی قربانی سب سے اہم قربانی تھی اور آج کا دور متقاضی ہے کہ دلائل سے کام لیا جائے اور قلمی ولسانی جہاد کیا جائے۔ چاہے اس میں کتنی ہی اذیتیں اٹھانی پڑیں۔ جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے اس میں زکوۃ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقرر فرمودہ چندہ اور صدقہ کے علاوہ مالی قربانیوں کے لئے جماعت کے اندر بے شمار مواقع ہیں۔ یہ سب قربانیاں کسی بوجھ کا موجب نہیں بلکہ یہ قربانیاں انسان کے مال کو پاک کرتی اور بڑھاتی رہتی ہیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر کا عنوان "نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" تھا۔ اس موضوع پر مکرم راویل بخاریو صاحب (رشین احمدی سکالر) مقیم لندن نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ خداتعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق پھر سے خلافت کو علیٰ منہاج النبوۃ قائم فرمادیا ہے جس سے مسلمانوں کو دلائل و براہین سے ادیان باطلہ پر غلبہ حاصل ہوگیا۔ یہ دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ہے۔

اس جماعت کی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک واجب الاطاعت خلیفہ عطا فرمایا ہے اور پوری جماعت تقویٰ کی بنیاد پر اس کی تابع ہے جس کی وجہ سے برکات سے فیضیاب چلی آ رہی ہے۔

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

FOR ALL YOUR

PHARMAEUTICAL NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

مکرم راویل صاحب نے آخر پر فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم امام وقت کی قدر کریں اور کامل اطاعت کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے جس کا سلسلہ آنحضور ﷺ کی خلافت راشدہ سے شروع ہو کر اب آخرین تک پہنچا ہے۔

اس اجلاس میں مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج برطانیہ نے "رسول مقبول ﷺ کا انداز تربیت" کے عنوان سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تربیت کا جہاد آنحضرتؐ کی ساری زندگی پر محیط ہے۔ اس کا نقشہ چشم تصور میں کچھ اس طرح ابھرتا ہے کہ ایک معالج، ایک معلم اور مربی ہے جو کمال حکمت اور فراست سے فریضہ تعلیم و تدریس اور تربیت اس انداز میں کررہا ہے کہ اس کی زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی اس مبارک جہاد سے خالی نہیں۔ آپ نے اپنے زمانہ کے صحابہ کی تربیت پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ ان میں ایسا شاندار اور قابل تقلید اسوہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے کہ آپؐ کے عشاق ابدالآباد تک اس سے فیض حاصل کرتے رہیں گے۔ گویا آپ کا دامن رحمت صرف حاضرالوقت صحابہ تک ہی محدود نہ تھا بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والے عشاق محمد پر بھی سایہ فگن ہے۔

احادیث نبوی کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی نصیحت محبت و شفقت اور رافت والفت پر معین مثالیں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ قلب محمدیؐ جو سب کے لئے محبت ہی محبت تھا دردمندی اور خیرخواہی کا مجسمہ دن رات ان کی بھلائی کا بھوکا اور صبح وشام ان کی خیرخواہی کا طالب رہتا تھا۔

اس معلم حقیقی نے اپنے پیار، شفقت اور عارفانہ انداز سے اپنے صحابہ کی تربیت کے لئے ایسا خاموش، مؤثر اور بے ضرر اور پاکیزہ انداز اپنایا جو تربیت کے بے شمار انداز اور لاانتہا اسلوب کی معراج ہے اور کوئی نہیں جو پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا پاسنگ ہو۔

آپ نے آخر میں جماعت کی فقید المثال کامیابیوں کے حوالہ سے ذاتی تربیت اور اصلاح نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم فوج در فوج آنے والے نواحمدیوں کی تربیت اس اہتمام سے کریں کہ وہ جلد از جلد اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ پس ضرورت ہے کہ ہر فرد جماعت تربیت کے یہ قرینے مربی اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھے اور معلم حقیقی کے انداز کی قدم بقدم پیروی کرے۔

اس کارروائی کے دوران ایک نظم مکرم نجم قریشی صاحب نے پڑھی۔

☆......☆......☆

مورخہ ۳۰ر جولائی بروز اتوار صبح دس بجے جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم محمد لوئیس مالا صاحب امیر انڈونیشیا نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم مکرم محمود احمد شاد صاحب نے کی اور اردو ترجمہ مکرم مظفر احمد صاحب درّانی آف تنزانیہ نے پڑھ کر سنایا۔ اور نظم مکرم...... ندیم آف سیریا نے پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب نے "اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے بدلتے ہوئے تقاضے" کے موضوع پر کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان جبکہ ایک طرف علوم وفنون میں بہت آگے نکلنے کی کوشش میں ہے تو دوسری طرف صبر و تحمل سے عاری ہے۔ اور اخلاقی لحاظ سے گراوٹ کا شکار ہے۔ اس خوفناک صورتِ حال کے باوجود کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں حالانکہ دیکھا جائے تو آج سے چودہ سو سال پہلے انسان کو امن و سلامتی اور سکون کا جو درس دیا گیا تھا وہ تعلیم آج بھی زندہ جاوید اور قابلِ عمل تعلیم ہے اور مشرق و مغرب میں پھیلنے والی خرابیوں کا سدّباب کر سکتی ہے۔ پس آج کے دور میں اسلام ہی سب سے بڑی ضرورت ہے جس کی سچی تصویر احمدیت میں نظر آتی ہے۔ وہ لوگ جو مسیح کے آسمان سے اترنے کی امید لگائے ہوئے ہیں وہ انتظار کرتے رہیں گے لیکن وہ کبھی نہیں آئے گا کیونکہ مسیح و مہدی جس کی آمد کی اطلاع آنحضورؐ نے دی تھی وہ آچکا ہے اس لئے اس پر ایمان لانا لازم ہے۔

مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب نے معاشرتی برائیوں، جرائم، منشیات، غربت، خاندانی انتشار، معاشرتی تباہی، معاشی غلامی رشوت اور ہر قسم کی بے راہ روی کی آزادی وغیرہ ان تمام برائیوں کے قلع قمع کے لئے قرآنی تعلیمات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور تعلیم کی روشنی میں بتایا کہ آج وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے۔ مضبوط دلائل کے ساتھ اسلام کی تعلیم کو عام کیا جائے اور اس کے ساتھ عمل صالح بجا لائے جائیں۔ پس اگر ہم نے یہ کام کرلیا تو اس دور کی تمام ضروریات حاصل ہو جائیں گی۔

اسی اجلاس میں مکرم ابراہیم نونن صاحب صدر خدام الاحمدیہ برطانیہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صحابہ کی زندگیوں میں کیا انقلاب پیدا کیا" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کا عکس رکھتے تھے۔ اس لئے لازم تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ بھی ویسا ہی کام کرکے دکھلاتی جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ نے آپ کے صحابہ پر کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والے چاہے کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں ان کی زندگی میں ایسا غیر معمولی انقلاب پیدا ہوا جس نے انہیں سابقون سے ملادیا۔

مکرم ابراہیم نونن صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعودؑ کے بہت سے بزرگ صحابہ کی سیرت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے جن میں خاص طور پر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ، حضرت منشی عبدالعزیز صاحبؓ، حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحبؓ، حضرت بابا حسن محمد صاحبؓ، حضرت میر غلام حسن صاحب آف سیالکوٹؓ، حضرت مولوی امام دین صاحبؓ آف گولیکی، حضرت منشی امام دین صاحبؓ آف اوجلہ، حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ اور حضرت الحاج مولوی نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاول کا ذکر خیر شامل تھا۔ آخر پر نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اسلامی شعار کو اپنائیں اور خداتعالیٰ کی طرف جھکیں کہ حضرت مسیح موعود کا یہی فرمان ہے کہ "ہماری جنت ہمارا خدا ہے"۔

اس اجلاس میں "احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی، آپ کی قائم کردہ جماعت کے اعلیٰ کردار اور غیر معمولی کامیابیوں کے بیان کے تسلسل میں مختلف غیر از جماعت ناقدین کی آراء بیان فرمائیں اور بتایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے تن تنہا مخالف طوفان کا مردانہ وار مقابلہ کرکے دنیا پر ثابت کردیا کہ خدا کا روشن کیا ہوا چراغ بجھایا نہیں جاسکتا۔ جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا تھا کہ پھلتا پھولتا اور بڑھتا چلا گیا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بار بار ایسے ایمان افروز واقعات رونما ہوئے کہ خدا کے ہاتھ سے لگائے ہوئے اس پودے کی طرف اٹھنے والا ہر ہاتھ شل کر دیا گیا۔ جس کی عبرت ناک مثال مسٹر بھٹو کی ہے جس کی پھانسی کے بارے میں چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین کا بیان ہے کہ "سب سے بڑی منصف خدا کی ذات ہے۔ بھٹو کا فیصلہ آسمانوں پر لکھا جاچکا تھا"۔ اسی طرح جنرل ضیاء الحق جس نے خداتعالیٰ کے لگائے ہوئے پودے کو اکھاڑنے کی کوشش کی وہ خود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زندہ آگ میں جل کر راکھ ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے ان واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح جماعت کے مخالفین کے قدموں تلے سے زمین نکلتی رہی۔ یہاں تک کہ جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور جماعت احمدیہ کے مخالفین کی ناکامیوں کے بارہ میں جماعت اسلامی کے سرگرم کارکن مولوی عبدالرحیم اشرف، ایڈیٹر رسالہ "المنبر" نے خود اعتراف کیا کہ ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام ترصلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت مستحکم اور وسیع تر ہوتی گئی۔ غرضیکہ خدا کے لگائے ہوئے اس پودے کی سرسبزی کو کوئی نہ روک سکا۔ اور اب یہ

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

عبیداللہ علیم

ماہنامہ "خالد" ربوہ اکتوبر ۹۹ء میں محترم عبیداللہ علیم صاحب کی سوانح حیات اور آپ کے کلام کے حوالہ سے مکرم محمد آصف ڈار صاحب کا ایک تفصیلی مضمون شامل اشاعت ہے۔

محترم علیم صاحب ۱۲؍جون ۱۹۳۹ء کو بھوپال میں محلّہ چندپورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم رحمت اللہ بٹ صاحب اوورسیئر تھے اور انہوں نے سیالکوٹ سے بھوپال ہجرت کی تھی۔ بعد ازاں وہ انجینئر ہوئے، پھر ٹھیکیداری کی اور زمینداری بھی کی۔ اُن کی چار بیویوں میں سے آپ کی والدہ کا نمبر دوسرا تھا اور وہ بھوپال کی ہی رہنے والی تھیں۔ آپ کے دادا مکرم مولوی جان محمد صاحب اُس زمانہ میں B.A., B.T. تھے اور سیالکوٹ میں کسی سکول کے ہیڈماسٹر بھی رہے تھے۔ وہ بھی شعر کہا کرتے تھے۔

محترم علیم صاحب ۱۹۴۶ء میں قادیان میں تیسری جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپکے والد کراچی چلے آئے تو آپ بھی اپنی والدہ کے ہمراہ وہاں آگئے لیکن آپکے والد کو آپکے آنے کی اطلاع نہ تھی اور آپ کو اُن کا پتہ معلوم نہ تھا چنانچہ دوچار روز اسٹیشن پر گزارنے پڑے۔ پھر اپنے والد کے ہمراہ لالوکھیت (لیاقت آباد) کے محلّہ میں ایک کمرہ کے مکان میں منتقل ہوگئے۔ چند مہینے بعد والد کے ہمراہ جنگ شاہی آگئے جہاں وہ ایک سیمنٹ فیکٹری میں ملازم ہوگئے تھے۔ یہاں پڑھائی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور گھریلو حالات کی وجہ سے آپ کو بھی اُسی فیکٹری میں مزدوری کرنی پڑی۔ پھر حسن ابدال آنا پڑا جہاں آپ کے والد نے آپ کو پنجہ روڈ پر ایک جنرل سٹور "عبیدیہ جنرل سٹور" کے نام سے کھلوادیا۔ چھوٹا بھائی بھی آپ کے ہمراہ تھا جس کی ناگہانی وفات کے صدمہ سے آپ بہت غمگین ہوگئے اور پھر اپنی بڑی والدہ کے کہنے پر واپس کراچی آگئے اور تعلیمی سلسلہ دوبارہ استوار کرلیا۔ ایک سال میں دو دو کلاسیں پاس کیں، سکول کے جریدہ کے نائب ایڈیٹر بھی رہے اور بیت بازی سے بھی شغف رہا۔ نویں جماعت میں اپنی موزوں طبیعت کا ادراک ہوا۔ انہی دنوں رسالہ "المصلح" کراچی میں آپ کی ایک نظم بھی چھپی۔ آغاز میں آپ بزرگ شاعر شاہد منصور صاحب سے اصلاح لیتے رہے۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کرنے کے بعد دو سال تک ڈاکخانہ کے سیونگ بنک میں کلرک کے طور پر ملازم رہے۔ ۱۹۵۹ء میں اردو کالج میں داخلہ لے لیا اور مالی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ٹیوشنوں کا سہارا لیا۔ اس دوران مشاعروں میں بھی بلائے جاتے اور شوق سے سنے جاتے۔ ۵۸ء کے مارشل لاء کے بعد سیاسی تنظیموں سے وابستہ ہوئے تو ۶۱ء میں انٹر کے بعد کالج کے دروازے آپ پر بند ہوگئے۔ چنانچہ پہلے کسٹوڈین ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہوئے اور پھر پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انڈسٹریل اکاؤنٹنسی سے وابستہ ہوگئے۔ ۶۳ء میں ملازمت ترک کر کے تھرڈ ایئر میں داخلہ لے لیا۔

اس زمانہ میں جماعتی طور پر بھی سرگرم کارکن رہے۔ ۶۴ء-۶۳ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کے متعلق آپکی ایک نظم "الفضل" میں شائع ہوئی تو آپ کو حضورؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے ایک خط ملا کہ "حضور انور نے آپ کی نظم پڑھی ہے اور آپکے لئے بہت دعا کی ہے"۔ حقیقت میں اسی دَور میں ہی آپکو خوب پذیرائی ملنا شروع ہوئی۔

محترم علیم صاحب نے ۶۵ء میں بی۔اے فرسٹ کلاس میں پاس کیا اور دو سال بعد ایم۔اے بھی کرلیا۔ پھر ریڈیو پروڈیوسر کیلئے درخواست دی، ڈیوٹی آفیسر کی پیشکش ہوئی مگر آپ نے انکار کردیا اور ٹیلی ویژن پروڈیوسر کے لئے درخواست دی تو کامیاب ہوئے۔ اس دوران آپ کی غزلیں ریڈیو اور ٹی وی پر گائی جانے لگی تھیں۔ ایک مشہور غزل تھی

آنکھ سے دور سہی، دل سے کہاں جائے گا
جانے والے تُو ہمیں یاد بہت آئے گا

محترم علیم صاحب نے پروڈیوسر کے طور پر بچوں کے اور موسیقی کے پروگرام کئے، دو چار مشاعرے بھی کئے، پھر مذہبی پروگرام کئے اور ان سب پروگراموں کا فارمیٹ یکسر تبدیل کردیا۔ ان جدتوں کی وجہ سے ۳۲ علماء کا فتویٰ آپ کے خلاف جاری ہوا مگر آپ کی مقبولیت کی وجہ سے بے اثر رہا۔ آخر جب ضیاء کی حکومت آئی تو پھر آپ کے عقیدہ کا سوال اٹھا تو آپ نے استعفیٰ دیدیا اور ہمہ وقت شاعری کے ہی ہو رہے۔ ۷۴ء میں آپ کی پہلی کتاب "چاند چہرہ ستارہ آنکھیں" منظر عام پر آئی اور ملک گیر شہرت حاصل کی۔ اسی سال کا "آدم جی ایوارڈ" بھی آپ کے حصے میں آیا۔ اب تک اس کتاب کے بیس سے زائد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اسی سال آپ نے رائٹرگلڈ کے ریجنل سیکرٹری سندھ زون کا انتخاب جیتا۔ ٹی وی پروگرام "سخنور" میں ۱۹۷۴ء میں آپکو Outstanding Poet قرار دیا گیا۔ آپ کی دوسری کتاب "ویران سرائے کا دیا" جولائی ۸۶ء میں چھپی۔

حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ آپ کے کلام کو بہت پسند فرماتے تھے اور خلافت رابعہ کے دور میں تو آپ کو ایسی محبت اور شہرت ملی جس کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔ MTA کے ذریعہ تمام دنیا میں آپ کا کلام نشر ہوا۔ انگلینڈ، جرمنی اور امریکہ وغیرہ میں اعزازی مشاعرے منعقد ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۲؍اپریل ۹۸ء کے ایک خط میں آپ کو تحریر فرمایا:- "آپ جانتے ہیں، مجھے آپ سے کیسی دلی محبت ہے اور آپ کی یگانہ فنی صلاحیتوں کا کس قدر دل سے مداح ہوں۔ نظم و نثر میں اس سارے زمانے میں بس ایک ہی عبیداللہ علیم ہے"۔

محترم علیم صاحب ہر سال مجلس مشاورت پر ربوہ تشریف لایا کرتے تھے۔ ۹۸ء میں بھی تشریف لائے۔ ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا چلے آتے تھے، مشاورت کے بعد دل کا شدید حملہ ہوا اور کئی روز تک فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ پھر کراچی تشریف لے گئے جہاں ۱۸؍مئی ۱۹۹۸ء کو ۵۹؍سال کی عمر میں وفات پائی۔ اگلے روز احمدیہ قبرستان "باغ احمد" میں سپرد خاک ہوئے۔ پسماندگان میں آپ نے دو بیگمات، چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

محترم علیم صاحب نے غزل، نظم اور آزاد نظم بھی لکھی ہے مگر معتدبہ حصہ غزل پر ہی مشتمل ہے۔ آپ کی شاعری عام روش سے ہٹ کر ہے۔ زبان بہت شستہ اور رواں ہے اور شاعری میں ہر قسم کے مضامین ملتے ہیں۔ حمد و نعت کے مضامین کو بھی آپ نے غزل ہی کی کیفیت میں باندھا ہے۔ نمونہ کلام کے طور پر محض چند اشعار پیش ہیں:-

کرکے سپرد اک نگہ ناز کے حیات
دنیا کو دین، دین کو دنیا کرے کوئی

وہ حسن اس کا بیاں کیا کرے جو دیکھتا ہو
ہر اک ادا سے کئی قد نئے نکلتے ہوئے

ہر اچھی بات پہ یاد آیا
اک شخص عجیب مثال ہوا

ایسا لگتا ہے کہ اس کی صورت
عالم خواب نما سے آئی
چلتے ہیں نقش قدم پر اس کے
جس کو رفتار صبا سے آئی
یونہی قامت وہ قیامت نہ ہوا
ہر ادا ایک ادا سے آئی
حسن اس کا تھا قیامت اس پر
وہ قیامت جو حیا سے آئی
یہ ادا عشق و وفا کی ہم میں
اک مسیحا کی دعا سے آئی

محترم علیم صاحب کی شاعری میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی ذات کو اکثر محسوس کیا جاسکتا ہے۔

سایہ سایہ ایک پرچم دل پہ لہرانے کا نام
اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام
جس پہ اترا وہ مسیحا دل مینارہ، دل دمشق
استعارے پھول میں خوشبو کو سمجھانے کا نام

عرش سے تا فرش اک نظارہ و آواز تھا
جب وہ اترا جامہ نور سخن پہنے ہوئے

نور سے بھر جائے دل وہ رنگ ہے تحریر کا
آپ کیا ہوگا کہ جب عالم ہے یہ تصویر کا
جب ہوئے ہم گوش بر آواز تو ہم پر کھلا
ہر نئے عالم میں اک عالم تیری تقریر کا

موج نشاط و سیل غم جاں تھے ایک ساتھ
گلشن میں نغمہ سنج عجب عندلیب تھا
مَیں بھی رہا ہوں خلوت جاناں میں ایک شام
یہ خواب ہے یا واقعی مَیں خوش نصیب تھا
رکھتا نہ کیوں مَیں روح و بدن اس کے سامنے
یوں بھی تھا وہ طبیب، وہ یوں بھی طبیب تھا

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے
وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہمارے لئے
دئے جلائے ہوئے ساتھ ساتھ رہتی ہے
تمہاری یاد تمہاری دعا ہمارے لئے

نوروں نہلائے ہوئے قامت گلزار کے پاس
اک عجب چھاؤں میں ہم بیٹھے رہے یار کے پاس
تم بھی اے کاش کبھی دیکھتے، سنتے اس کو
آسماں کی ہے زباں، یار طرحدار کے پاس
یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کہ خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس
پھر اسے سایہ دیوار نے اٹھنے نہ دیا
آکے اِک بار جو بیٹھا تیری دیوار کے پاس
تجھ میں اک ایسی کشش ہے کہ بقول غالب
خود بخود پہنچے ہے گُل گوشہ دستار کے پاس

اے شخص! تُو جان ہے ہماری
مر جائیں اگر تجھے نہ چاہیں
سو بار مریں تو تیری خاطر
سو بار جئیں تو تجھ کو چاہیں

سائے میں تیرے دھوپ نہائے بصد نیاز
اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز

وطن سے اپنی محبت کو آپ نے یوں بیان کیا:

مَیں تری خاک سے لپٹا ہوا اے ارض وطن
ان ہی عشاق میں شامل ہوں جو معتوب آئے

جی جان سے اے ارض وطن مان گئے ہم
جب تُو نے پکارا ترے قربان گئے ہم
ہم ایسے وفادار و پرستار ہیں تیرے
جو تُو نے کہا، تیرا کہا مان گئے ہم

محترم علیم صاحب نے کراچی کے حالات پر بھی کھل کر اپنے کرب کا اظہار کیا ہے:-

مَیں یہ کس کے نام لکھوں، جو الم گزر رہے ہیں
میرے شہر جل رہے ہیں، میرے لوگ مر رہے ہیں
کبھی رحمتیں تھیں نازل اسی خطۂ زمیں پر
وہی خطۂ زمیں ہے کہ عذاب اتر رہے ہیں

کچھ کم نہیں تھا پہلے بھی پامال میرا شہر
یہ کس کے پاؤں نے اسے پامال تر کیا

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
18/09/2000 - 24/09/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 18th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.87, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.437®
02.05 Speech: By Dr. Abdul Ikhlaq Khalid Sb.®
02.55 Urdu Class: Lesson No.433 Rec.20.11.98
04.25 Learning Chinese: Lesson No.183 ®
04.55 Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.10.09.00
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Kudak No.5
07.00 Dars ul Quran No. 22 Rec: 15.02.96
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.437
09.45 Urdu Class: Lesson No.433 Rec.20.11.98 ®
11.00 Indonesian Service: F/S 16.06.00 With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.79
13.10 Rencontre Avec Les Francophones Rec.11.09.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.155
16.15 Children's Corner: Lesson No.88, Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No. 434 Rec: 21.11.98
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 438
20.30 Turkish Programme: Various Items
20.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.11.09.00 ®
21.55 Islamic Teachings: Prog.No.4/ Part One
22.25 Homeopathy Class: Lesson No.155®
23.30 Learning Norwegian: Lesson No.79 ®

Tuesday 19th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Lesson No.88, Part 1®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.438
02.05 MTA Sports: Volleyball Final Gujranwala Vs. Rabwah ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.434 Rec.21.11.98
04.30 Learning Norwegian: Lesson No.79 ®
05.00 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.11.09.00®
06.05 Tilawat, News
06.50 Pushto Programme: F/S Rec.02.04.99 With Pushto Translation
07.40 Pushto Programme: Kila Bila Hisar
08.00 Islamic Teachings: Prog.No.4/Part I ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.438®
09.40 Urdu Class: Lesson No.434 Rec: 21.11.98 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.8
13.10 Bengali Mulaqat Rec: 12.9.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.126
16.10 Le Francais C'est Facile: Lesson No.8 ®
16.40 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.12
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.435 Rec: 25.11.98
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No 439
20.20 Zinda Log: Shahadat Malik Ijaz Ahmad Sb Of Dhunkay WazeerAbad
Please Note That Norwegian Programmes Will Be Back in Two Months Time
20.55 Bengali Mulaqat Rec: 12.9.00 ®
21.55 Hamari Kaenat: Part 60 Produced by MTA Pakistan
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.126 ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.8

Wednesday 20th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.439 ®
02.05 Bengali Mulaqat: Rec.12.9.00 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.435 Rec: 25.11.98
04.15 Le Francais C'est Facile: Lesson No.8 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.126 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.00 Swahili Programme: Seerat-un-Nabi (saw) Host: Abdul Wahab Sahib
08.05 Hamari Kaenat: No.60 ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.439 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.435 Rec: 25.11.98 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No.13
13.05 Atfal Mulaqat: Rec.13.9.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.129 Rec: 22.04.96
16.20 Urdu Asbaq: Lesson No.13
16.50 Children's Corner: 'Lahore Ki Saer'
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.20 Urdu Class: Lesson No.436 Rec: 27.11.98
19.45 Liqaa Ma'al Arab: Session No.440 Rec:25.11.99
20.50 French Programme: Source De Lumiere
21.10 *Atfal Mulaqat: Rec.13.09.00* ®
22.20 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.127 ®
23.30 Urdu Asbaq: Lesson No.13 ®

Thursday 21st September 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Lahore Ki Sair ®
00.55 Liqaa Ma'al Arab: Session No.440 ®
02.00 *Atfal Mulaqat: 13.09.00* ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.436 ®
04.25 Urdu Asbaq: Lesson No.13 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.127 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Lahore Ki Sair ®
07.00 Sindhi Programme: F/S Rec.02.04.99
07.50 Handicrafts Exhibition: Rawalpindi
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.440
09.30 Urdu Class: Lesson No.436 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.59 ®
12.55 Liqaa Ma'al Arab Rec: 27.04.00
14.00 Bengali Service: F/Sermon Rec: 20.05.94 With Bangali Translation
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.156 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.10 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.13
16.35 Children's Corner: Program Waqf-e-Nau
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.437 Rec: 28.11.98
19.45 Liqaa Ma'al Arab Rec: 14.09.00 ®
20.40 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.05 Tabarukaat: Speech by Ch. Mohammad Zaffarullah Khan Sahib. J/S 1968
21.50 Quiz History of Ahmadiyyat No.55 Host: Abdul Sami Khan Sahib
22.30 Homeopathy Class: Lesson No.156 ®
23.35 Learning Arabic: Lesson No.59 ®

Friday 22nd September 2000

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.50 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.15 Liqaa Ma'al Arab: Rec.14.09.00 ®
02.10 Tabarukaat: Speech by Ch. Zafrullah Khan Sb. J/S 1968 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.437 ®
04.25 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.35 Learning Arabic: Lesson No.59 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.156 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.05 Quiz; History of Ahmadiyyat No.55 ®
07.40 Saraiky Programme: F/S Rec.03.12.99 With Siraiky Translation
08.35 Liqa Ma'al Arab: Rec.14.09.00 ®
09.35 Urdu Class: Lesson No.437 ®
11.00 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.30 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon: Live
14.00 Documentary: Moen Jo Daro – Part 2
14.25 Majlis-e-Irfan: *Rec.15.09.00* With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.25 Friday Sermon: Rec.22.09.00 ®
16.30 Children's Corner: Class No.28, Part 2 Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.35 Urdu Class: Lesson No.438 Rec: 02.12.98
19.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.441 Rec: 02.12.99
20.40 MTA Belgium:Various Programmes Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.15 Documentary: Moen Jo Daro – Part 2
21.35 Friday Sermon: Rec.22.09.00 ®
22.55 *Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec.15.09.00* ®

Saturday 23rd September 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Class No.28, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.441 ®
02.05 Friday Sermon: Rec.22.09.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.438 Rec.02.12.98®
04.20 Computers for Everyone: Part 66
05.00 *Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec 15.09.00,* ®
06.05 Tilawat, News
06.45 Children's Corner: Class No.28, Part 2 ® Produced by MTA Canada
07.25 MTA Mauritius: Khuddam Programme
08.15 Weekly Preview
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.441 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.438 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.45
13.05 *German Mulaqat: Rec.16.09.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV*
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Quiz: Khutabat-e-Imam F/S Rec. 15.10.00
15.35 Weekly Preview
15.50 Children's Class: With Huzoor Recorded in London: Rec.23.09.00
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.439 Rec:04/12/98
19.40 Liqa Ma'al Arab: Rec:13.01.98
21.00 Arabic Programme: Various Items
21.30 Entertainment Programme Presentation MTA Lahore ®
21.40 Children's Class: Rec.23.09.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.55 German Mulaqat: Rec.16.09.00

Sunday 24th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Quiz Khutabat-e-Iman
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session Rec.13.01.00®
02.05 Canadian Horizons:
03.10 Urdu Class: Lesson No.439 Rec04.12.98 ®
04.35 Learning Danish: Lesson No.45 ®
05.00 Children's Class: With Hazoor ®
06.05 Tilawat, News, Preview
07.00 Quiz Khutbat-e-Imam
07.25 German Mulaqat: *16.9.00*®
08.15 *Chinese Programme:*
08.50 Liqa Ma'al Arab: Rec.13.01.00 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.439 ®
11.00 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.184 With Usman Chou Sahib
13.05 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.17.9.00
14.05 Bengali Service: Various Programmes
15.05 Friday Sermon: Rec.22.09.00
16.25 Children's Class: No.88 Final Part
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.440 Rec.05.12.98
19.45 Liqa Ma'al Arab: Rec: 27.01.00
20.40 Albanian Programme: Q/A – Part 2
21.05 Dars ul Quran: Lesson No.23 Rec: 17.02.96
22.50 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.17.09.00 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, September 15 , 2000 | Issue No. 37

اخبارات وجرائد سے

پاکستانی علماء کے فتاویٰ اور اقتدار کی ہوس

(ترتیب: احمد طاہر مرزا)

معروف کالم نگار راجہ انور روزنامہ اوصاف اسلام آباد کی ۶/ مئی ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں "مولانا زاھد رالراشدی" کی بابت رقمطراز ہیں:

سب کافر

حضرت مولانا (زاھدالراشدی) اس بات سے بھی اتفاق کریں گے کہ زندگی کے دیگر شعبوں میں ہم خواہ کتنے ہی وارفتہ کیوں نہ واقع ہوں لیکن ایک دوسرے کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کرنے کے معاملے میں ہم ساری دنیا سے چند ہاتھ آگے ہیں۔ ہمارے ہاں کم و بیش سبھی فرقوں کے علماء کرام نے ازروئے خدمت دین ایک دوسرے کے خلاف کفر والحاد اور "بزن" کا فتویٰ دے رکھا ہے۔ اس دینی خدمت کے نتائج آج پوری قوم کے سامنے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ ہندوستان میں بسنے والے مسلمان تو اپنی اپنی مساجد میں آزادی سے اپنی اپنی نماز پڑھ سکتے ہیں جبکہ "دارالسلام" کی ہر مسجد کے باہر جب تک پولیس کا پہرہ موجود نہ ہو نمازیوں کے لئے زندگی محفوظ نہیں۔ جن حضرات کے ہاتھوں پہلے ہی قوم کی یہ درگت بن چکی ہے اگر اب اوپر سے انہیں ریاستی اقتدار بھی مل جائے تو پھر قوم کے حشر نشر کا پیشگی اندازہ کر لینا چنداں مشکل نہیں۔ در آں حال ہمیں کسی دشمن کی گولی کا کیا خوف؟...... کہ ہم ایک دوسرے کا گلا کاٹ کر خود ہی یہ فریضہ سرانجام دیں گے!

☆......☆......☆

۷۲ قسم کے فتاویٰ اور نجی جہاد

کالم نویس راجہ انور مزید لکھتے ہیں:

"آنحضرتؐ کی حیات مقدس اور خلافت راشدہ کا دور اس حقیقت کا شاہد ہے کہ ایک مرکزی اور متحدہ قیادت کے بغیر جہاد کا کوئی تصور ممکن نہیں۔ یہ کوئی ایسی ادق یا ناقابل فہم بات بھی نہیں کہ دنیا کی کوئی قوم مرکزی قیادت کے بغیر اپنا وجود قائم رکھ سکتی ہے اور نہ کوئی جنگ ہی جیت سکتی ہے۔ مجھے بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر ہم ۷۲ قسم کے فتاویٰ اور اتنے ہی علم اٹھائے۔ ۷۲ قسم کے باہم یک دگر بدست و گریبان قائدین کے زیر سایہ میدان جنگ میں اتریں تو اس میں ہماری فتح کے امکانات کتنے فیصد ہونگے؟ جنگ اور جہاد تو بہت دور کی بات ہے۔ اگر ہم ۷۲ مختلف النوع پلان لے کر صرف معیشت سنوارنے ہی نکلیں تو بھی نتیجہ صفر ہی رہے گا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مولانا آج کی اس صورت حال میں جسے جہاد قرار دے رہے ہیں کیا وہ عملی طور پر کہیں ہر فرقے کا "نجی جہاد" تو نہیں؟"۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۶/مئی ۲۰۰۰ء)

☆......☆......☆

ملّائیت اور عالم اسلام کا انتشار

راجہ انور مزید لکھتے ہیں:

"ملائیت نے پورے عالم اسلام کو مختلف خانوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ اس ضمن میں وفاقی شرعی عدالت کے سابق جج اور عظیم اسلامی محقق جناب وحیدالدین صدیقی کا یہ کہنا احوال واقعی کی درست عکاسی کرتا ہے کہ "سعودی عرب میں مسلمان سے مراد وہابی مسلمان ہے۔ ایران میں کسی سنّی مسلمان کو صدر تو کجا، کونسل کا ممبر تک نہیں بننے دیا جاتا۔ ان میں دس لاکھ سنّی بستے ہیں لیکن انہیں اپنی مسجد بنانے کی اجازت نہیں۔ مراکش میں کوئی حنفی مسلمان ملکی سربراہ نہیں بن سکتا۔ لیبیا، الجزائر اور تیونس میں مالکی فرقے کے مسلمان ہی برسر اقتدار آ سکتے ہیں۔ مصر میں صرف شافعی فقہ والا ہی سربراہ بن سکتا ہے۔ افغانستان میں کوئی بریلوی یا شیعہ امیر المومنین ملا عمر کی جگہ لینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا!"۔ کیا مولانا بتائیں گے کہ امت مسلمہ کو منقسم کرنے کی ذمہ داری یہود و نصاریٰ پر عائد ہوتی ہے یا خود ہم پر!۔

علمائے دیوبند کی اپنی ایک درخشاں تاریخ ہے۔ غلامیٔ ہند کے تاریک زمانے میں انہوں نے سرفروشی کی ایک نئی داستان رقم کی۔ انہوں نے جس شجاعت، پامردی اور جرأت کے ساتھ سامراج کا مقابلہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ تاہم اس ضمن میں وہ افراط و تفریط کا شکار بھی ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا سارا وزن صرف "جہاد بالسیف" کے پلڑے میں ڈالے رکھا اور جدید سائنسی علوم کو استعماری سازش قرار دے کر ردّ کرتے رہے۔ اس روش کا یہ نتیجہ نکلا کہ اپنی ان گنت قربانیوں کے باوجود مستقبل کی دوڑ میں وہ دوسروں سے پیچھے رہ گئے۔ (روزنامہ اوصاف، اسلام آباد ۶/مئی ۲۰۰۰ء)

☆......☆......☆

علماء اور تضادِ فتاویٰ

علماء کے عجیب و غریب تضاد کا ذکر کرتے ہوئے راجہ انور لکھتے ہیں:

"ذرا تضاد ملاحظہ ہو کہ ہمارے جن قابل احترام علماء کے نزدیک ایٹم بم بنانے والا مغربی علم حرام ہے، انہی کے نزدیک ایٹم بم حلال ہے۔ جو اصحاب ہوا میں پتنگ اڑانا حرام سمجھتے ہیں انہوں نے پورے ملک کی دیواریں سی ٹی بی ٹی نامنظور اور ایٹم بم ہمارا ہے ایسے نعروں سے سیاہ کر رکھی ہیں۔ جن حضرات کے نزدیک ٹی وی کیمرہ مکروہ ہے ان کے نزدیک ذرڈی آگ کی بارش عین ثواب ہے یعنی علم اور انفارمیشن کفر ہے جبکہ جنگ اور تباہی جائز ہے۔ بلکہ بسا اوقات یوں لگتا ہے جیسے یہ ایٹم بم کسی لیبارٹری میں یورینیم کی افزودگی کی بجائے کسی خانقاہ میں ریت پر "چھف" کے عمل سے تیار ہوا ہو۔

ان قابل احترام بزرگوں کو کون سمجھائے کہ گولی کسی مسئلے کو حل کرنے کا آخری اور متشددانہ ذریعہ ہوا کرتی ہے لیکن لازم نہیں کہ گولی اور تلوار کے ذریعے طے کئے ہوئے فیصلے یا میدان جنگ میں حاصل کی ہوئی حکومتیں ہمیشہ کے لئے قائم بھی رہ سکیں۔ ذرا مقالمہ و موازنہ کیجئے کہ فاتح ہند سلطان شہاب الدین غور کے سالانہ عرس کے شرکاء بسوں پر اسلام آباد سے "امپورٹ" کئے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود "حاضرین" کی تعداد چند صد سے زائد نہیں ہو پاتی۔ اس کے مقابلے میں بلھے شاہ ایسے مرد قلندر کا عرس دیکھئے وہاں آپ کو عوام کا جم غفیر ٹھاٹھیں مارتا ملے گا۔ آج عربوں کی فتوحات قصہ پارینہ ہو چکیں لیکن آنحضرتؐ کا حسین سلوک آج بھی زندہ ہے اور دلوں کی سلطنت پر ان کا حکم آج بھی اسی طرح چل رہا ہے۔ گویا عقائد گولی کے محتاج نہیں ہوتے کہ ان کی جڑیں روح کی گہرائیوں میں پھوٹا کرتی ہیں۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۶/مئی ۲۰۰۰ء)

بقیہ: نامیاتی فوڈ کیا ہے از صفحہ نمبر ۸

آرگینک مرغیوں کو نیچرل خوراک جس میں کوئی کیمیکل شامل نہ ہو دی جاتی ہے اور مزید یہ کہ ان کے لئے آزادانہ گھومنا پھرنا ضروری ہے۔

نامیاتی فوڈ کی چند مثالیں

☆...... سلاد:۔ سلاد کے پتوں کو باورچی خانہ کی میز تک پہنچتے ہوئے ۱۱ مرتبہ کیڑے مار دوائیوں سے سپرے کیا جاتا ہے۔ جبکہ نامیاتی سلاد پر ایسا سپرے نہیں ہوتا البتہ انہیں کلورین سے دھو دیا جاتا ہے۔

☆...... دودھ:۔ غیر نامیاتی دودھ میں ان کیمیکلز کے اثرات آ جاتے ہیں جو خوراک کے طور پر گائیوں اور بھینسوں کو کھلائی جاتی ہے۔

☆...... مشروبات:۔ نامیاتی مشروبات تیار کرنے والی کمپنیوں کو ان مشروبات میں مصنوعی شکر یا ایسے کیمیکلز جو مشروبات کو زیادہ دیر تک صحیح حالت میں رکھ سکیں یا مصنوعی رنگ استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

☆...... پھل:۔ پھلوں کے چھلکوں پر زہریلے کیمیکلز کے اثرات باقی رہتے ہیں۔ اگر چھلکا اتار کر کھائے جائیں تو ان کیمیکلز کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ ۱۲۰۰ یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ
دارالضیافت ربوہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔